

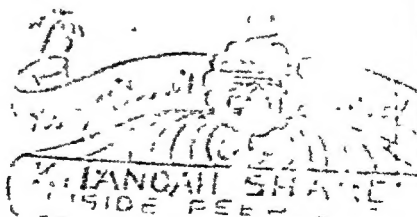
صورة ماسمه مقرطاجبة الاسلام باقر العلوم استاذ
البحر الزاخر مولانا السيد محمد باقر رئيس باقمه الثاني
كلح وشمير بادام ظلال ولا زال كماله

بسم الله

لقد احسن واجاد ملال السادة الامجاد غصن الشرف
المباد كوكب الفضل الوقاد الصفي البهي ولدي
السيد علي نقى التقوى بلغه الله الى معارج
الرشاد في شرح لامية العرب وافي سلمه السوب
بما يحكي حلالة رطب العرب وارتشاف الضرب ويورج
الى بلوغ الارث حرسه الله وحماه ورزقه ما يتمناه

محمد باقر الترمذ

عفى الله عن جرائمه



تقرئ مديف لسلطان الادباء الاعلام الاستاد ومن
عليه في العلوم الادبية الاستاد مولانا المفتي
السيد محمد علي (پروفيسر شعبہ ادبیات عربیہ کلج لکھنؤ) مدظلہ
سبحانہ

الحمد لله الذي لم يعقدنا صيرة رحمة الاعلى من لم يردنا
بشقوته والذي فطر الخلاق بكلمة فاه بها لسان قدرته والصلوة
على من ميز شيق الكلام من عجمته واعتميمه بنطق فصيح ما
المصقع حمامة كعبته وعلى اله وعترته نسبيما على من شق ادبهم
الفصحاء بعدد وبه لفظته واصبغى اناءهم برشافة كلمته
على الفائح لسان الله بريقا فارة متدا حتر اما بعد فتلك
عجايب منحة الطلبة جلاها يد الفاضل البارع والطود الفارع
الرائع من رياض الفنون في خصبة المراتع والكراع من حياض
العلوم في اشراج المشارع اللوذي السامي المولوي

على نبي النعمى هداة الله القوى الى الصراط السوى غير راكب راسه
الى ما يغى النصارى وما تفرج من قبحته ولا قل ببرد فكرته في شرح التفسير
الوحيد المسماة بالامير العرب بلان هندك نصير صبين فتشك الله بها
الطالبين عرضها على اصلاح ما ودى فيها وفسد في تيمير ما بسط
خارجا عن الحد فقومت اودها وانعزرت ثمدها كما رقت حمدها
وازحت عنها كدها فحاشيت بحمد الله مخطوبه من الاجاب معجوبه
الى قلوبك الى الابواب ولخردتوا نوافق ما مقنا في صد الكتاب
ان الحمد لله الواجب الصواب على والار الاطياب من يومنا الى يومنا
رقم بيناه حمد على عفى عنه (م ت)

هذا هو التقدير في القبلية الاعلام. نجه الملة اسناد شمس العلماء
 مولانا الشيخ محمد الحسن. نير شمس الشريفي نال كرامته لا زالت شيموه افادانه طاب
 احسن احسن فيما اوضحته وبينت واحمكت واتقنت فله

درك ولا شل عشرك ٥

حرره السيد نجم الحسن عفى عنه

محمد سعید خٹک
۱۵/۱۱/۵۵ میلادی



الحمد لله الذي خلق الانسان وعلمه البيان وجعل له اللسان معربا عما
في الجنان وفضل لسان العرب على جميع الالسنه في سائر ازمان
الصلوة المنزليه بريق الاس والريحان على من بعث هاديا للانسان والجان
فانزل عليه القرآن دواء للظمان وسقاء للعطشان فجزت دون
مصارفته مصاقع عدنان وكات عن حجارته بلقاء قطان واهليته
مشيدى الايمان الذين وكدت الذي فصاحتهم عواصف سمعان و
هددت قبائل بلاشتهم شقاشق نايعة الذبيان صلبة دائمة باقية
ما تضرعت البلبابل باشمى النعم والطفه الا لحن وما ترفعت السواحج
على معارج الاغصان وبعد ابل عقل كمنزويك يه امر قابل النجارين
كه ونيك تمام زبانون سے بہتر اور تمام لغات سے افضل زبان عرب تھی اور اسکا
ثبوت علاوہ دیگر دلیلوں کے یوں بھی ہو سکتا ہے کہ خداوند عالم نے اپنے نبی

کتاب محمد مصطفیٰ پر اپنی کتاب قرآن مجید اسی زبان میں نازل کی اور اس کے علاوہ
 اپنے بنی اور ان کے اوصیا کی بھی زبان ہی قرار دی۔ اگر عالم میں کوئی اور زبان
 اس سے بہتر ہوتی تو یقیناً خداوند عالم اُس میں قرآن مجید کو نازل کرتا جبکہ خالوہ
 کائنات نے تمام زبانوں میں سے اس زبان کو اس شرف کے لیے منتخب فرمایا
 تو معلوم ہوا کہ یہی زبان سب زبانوں سے بہتر ہے۔ قرآن مجید میں خالق کلام
 نے اس زبان کی مدح میں فرمایا ہے بلسان عربی میں خداوند عالم نے
 جس چیز کو مسبین فرمایا ہے وہ اپنی نوعیت سے بہت عظیم شے ہے امام کو مسبین
 فرمایا ہے کل شئی احصینا فی امام متبیین دوسرے کتاب کو ولا طب
 ولا یابیس الا فی کتاب میں تیسرے استعان ابراہیم کو ان هذا هو البلاء
 المسبین جانتا کہ نظر کیجائی ہے غالباً جن امور کو خداوند عالم نے مسبین فرمایا ہے
 وہ عظیم اشیا ہیں اس زبان کو بھی خداوند عالم نے مسبین فرمایا ہے جو اس کی عظمت
 شان کی اول دلیل ہے جب یہ مطلب اپنے مقام پر ثابت ہے تو اس میں شک
 نہیں کہ ہر زبان کے حقائق و دقائق و نکات و لطائف کے پرکھنے کا سیار صرف
 یہ ہے کہ اُس کے اشعار پر نظر ڈال جائے اور ادبی دنیا میں تتبع و سیر کی جائے اسی
 اصول سے لسان عربی کے نکات کا سمجھنا اور اسی طرح اُس کے خیالات کا استکشاف
 اس پر موقوف ہے کہ اُس کے اشعار کا مطالعہ کیا جائے اور عرب میں شاعری تہ
 جتنی ترقی کی اور اس کی نظیر دوسری قوموں میں ملنا مشکل ہے لیکن تمام کلام

عرب میں نظر عالم نے جو انتخاب کیا تو اس میں چند ہی قصیدہ دن پر مرقعہ انتخاب
 پڑا جنکے سامنے فصاحت نے گردنیں جھکا دیں جیسے وہ شہادت قصیدہ جو آج سید
 معلقہ کے نام سے مشہور ہیں جنکے متعلق مشہور یہ ہے کہ خانہ کعبہ میں لٹکا دیے
 گئے تھے اور انکو خاص خصوصیت حاصل ہے اسی طرح سبکیرون قصیدہ شعرانہ
 عرب نے فانیہ لام میں کہے لیکن کسی کو یہ شرف حاصل نہیں ہوا کہ وہ عرب کی جانب
 بنسب ہو سکے مگر ایک قصیدہ شنفری از روی کاوہ آج دنیا سے ادب میں لامیہ
 العرب کے نام سے مشہور ہے یہ قصیدہ اپنی فصاحت و بلاغت و جزالت الفاظ و
 لطائف معانی کے اعتبار سے اور دیگر وجوہ سے خاص امتیاز رکھتا ہے اس وجہ
 سے اہل عالم نے یہ قدر کی کہ اسکو لامیہ العرب کے نام سے سہی کیا لیکن وقت
 معانی اور خیرات الفاظ اور صعوبت ترکیب کے سبب سے بعض ادیبان فضل تک
 کو بہتین اور کے معانی سمجھنے سے اور اس کے حل کرنے سے بہت معلوم ہوتی ہیں
 لہذا ضرورت تھی اسکی کہ کوئی شرح ہو جو اس کے وجوہ معانی پر سے نقاب خفا
 کو ہٹائے اور اس کے کنوز مطالب کو ظاہر کرے ہر ارباب بعض اکابر عظام نے
 ہنچھکوا مامور کیا کہ میں اپنی وسعت بھر اس کے کشف مطالب میں حصہ لوں اگرچہ
 میرے قلم میں اتنی طاقت نہ تھی اور معلومات اسقدر وسیع نہ تھے کہ اس کام
 کو کامیابی انجام دے سکتا مگر ملائدہ کلمہ لا یترا کلمہ پر بنا کر کے یہ چند اوراق
 امتلا لا لامر تحریر کیے ہیں اگر کوئی قلم مغز ان سے نغرش ہوئی ہوگی تو اہل علم کا

را من عفو اور سکے پہچانے کے لیے کافی ہے، لیکن قبل شروع شرح کے لایۃ العرب کے بعض خصوصیات اور شاعر کے مختصر حالات، پیش کرنا ضروری سمجھا ہوں۔

لایۃ العرب کے خصوصیات

سابق کے بیان سے معلوم ہوا کہ اس قصیدہ میں بعض خصوصیات تھے جنکی وجہ سے اہل زمانہ نے اس کا نام لایۃ العرب رکھا مگر وہ خصوصیات کیا ہیں اس کے لیے ہر آنکھ پر سے ناخن فہم نے رہبری کی اجڑا مورد انجھ ہے۔

پہلے اسراغیہ میں شاعر نے مسلمات مثلاً خمر و زنا سے راز و نیاز اور محبوبہ کے دیران سکون پر رونا اور مستی کے خالی کشتہ زدن پر ٹھٹھ کرکے عشق بازی کی یاد تازہ کرنا ان تمام چیزوں کو چھوڑ کر اکثر دائمی اور سنسنی آمیز امور کو نظم کیا ہے اور غلطی شاعری کا اظہار کیا ہے اور خاص اچھے دل جذبات کو ظاہر کیا ہے۔

دوسرے اکثر اشعار میں شاعر نے مکارم اخلاق کی تعلیم کی ہے اور اُسے خصال حمیدہ کا سبق ملتا ہے چنانچہ جناب رسالت آیت سے بھی روایت کی گئی ہے کہ علموا اولادکم لایۃ العرب قائماتہم صائماتہم اخلاق کسبہم من کذب و نمیمہ کراہی و ابرائی اور کہیں صبر کی تعلیم اور کسی جگہ قناعت کا درس اور کسی مقام پر مرض سے تنذیر ایسے بہت سے مقامات ہیں اور ہم شرح کے

منمن بن جابجا اس مطلب پر تنبیہ کر دینگے۔

(تیسرے) جن واقعات کی حکایت شاعر نے کی ہے انکی تصویر کھینچی ہے

پتا پتھر اسکا اعلیٰ نمونہ یہ اشعار ہیں

وا صبح عتہ بالغیضاء بالسا
ضریقان مستول واستریال

فقلوا لقد هزت بلبل کلابنا
فقلنا اذ ثب عس ام عس فرعل

فان راک الامنا بانه شہ صومست
فقلنا قطاة ریع ام ریع اجدل

وان یک من جن کابرج طارقا
وان یک انسانا ما کھا کلاس یفدل

رجوع۔ تیسرا اشعار میں خاص وہ جزیل الفاظ جو اس زمانہ میں مستعمل نہیں اور

غریب سمجھے جاتے ہیں وہ مذکور ہیں جو عرب متقدمین کی خاص اصطلاحیں تھیں

شاعر کے مختصر حالات

شغری نام تھا اور قبیلہ ازد کے لطن اوس بن حجر کی ایک نام اور فرو تھا اور

اہل بن کے شعرا میں سے اسکا شمار تھا یہ شاعر ادن تیز رو لوگوں میں تھا عجب

کہ جب وہ دوڑتے تھے تو گھوڑے تک اونکو نہ پاسکتے تھے وہ چند شخص تھے

سلیک بن سلک اور عمر بن براق اور اسید بن جابر اور تابلہ شرا اور شغری

شاہد بن داعی اجل کو بیگ کہا۔

کسنی بن اسکو بنی شیا بنے کہ جو ایک قبیلہ تھا فہم بن عمرو بن سے اسیر کر لیا تھا

یہ ان میں غریبیت پاتا رہا ہانتاک کہ بنی سلامان نے ایک شخص کو بنی شباہ میں سے
 اسیر کیا تو شباہ نے شنفری کو ذریعہ میں دیکے اس اپنا اسیر کوہ آفرایا اب شنفری
 بنی سلامان میں رہنے لگا اور اپنے تئیں انھیں میں سے سمجھتا تھا ہانتاک کہ اسے
 ایک ذرا اس شخص کی لڑکی سے کہ جس نے اسکو پرورش کیا تھا کہا کہ اعلیٰ (ت)
 یا اختیہ اسے بن میرا سر و حال دے یہ سننا تھا کہ اس لڑکی نے اسکو ملنا پھر مارا اور
 کہا کہ تو میرا بھائی نہیں ہے یہ سنے شنفری غضبناک اس شخص کے پاس آیا جس
 نے اسکو خرید کیا تھا اور پوچھا کہ میں کس قبیلہ سے ہوں اس نے کہا اس میں
 میں سے شنفری نے قسم کھائی کہ جب تک میں تم میں سے سوامی قتل نہ کر لوں گا
 چن نہ لوں گا اس بات پر کہ تم نے مجھ کو غلام بنایا۔ اسکے بعد سے بنی سلامان کو قتل
 کرنا شروع کیا ہانتاک کہ مٹاؤ ^{۹۹} شنفری قتل کیے اسکے بعد ان لوگوں نے اسکو
 دھوکا دیا اور دھوکے سے ایک تیز رو شخص نے ان میں سے جس کا نام اسید
 بن جابر تھا اسکو پکڑ لیا اور قتل کر ڈالا قتل کرتے وقت ان لوگوں نے اس سے
 پوچھا کہ تجھ کو کہاں دفن کریں تو اس نے یہ شعر پڑھے

لا تقبرونی ان قبری محرم علیکم ولاکن البشرے امرار
 اذا استملوا راسی فی الواس اکثری وعند رعد للفتی نفو ساثرے
 هنالك لا ارجو حياة تسترے سبیر الی الی مبسلا باجراثرے
 اسکے قتل ہونے کے بعد اتفاقاً ایک شخص بنی سلامان میں سے اسکی لاش کی طرف سے

لہذا اس نے اسکی کھوپڑی کو ٹھوکر ماری ایک بڑی اسکی سر کی اسکی پیرین
 انگریزی اور وہ ہلاک ہو گیا اس عنوان سے سو مفتولین کی تعداد پونہ ہی ہوئی
 اسکے بہت سے اشعار فخر و حماسہ وغیرہ میں ہیں جنہیں سے مشہور یہی قصیدہ لاء
 ہے جسکی شرح اکثر یورپین اہل علم نے بھی کی ہے چنانچہ ۱۸۱۷ء میں ایک انگریزی
 ترجمہ اس کا چھپا اور ۱۸۳۷ء میں المان میں المانی زبان میں اس کا ترجمہ شائع ہوا
 وسیع النظر اصحاب اگر اسکی تفصیلی حالات سے مطلع ہونا چاہتے ہیں تو اعانی صفحہ ۱۸
 ج ۲۱ اور کتاب الشعر والشعراء صفحہ ۱ اور خزائن الادب صفحہ ۱۶ ج ۲ اور فضلیات
 وغیرہ ملاحظہ کریں۔ وہہنا اشعار فی شرح الا بیات توکلا علی خالق السموات

بسمہ سبحانہ ولد احمد

آقِمُوا صِدْقَ اُفْقِ صُدُورِ مَطِيئِكُمْ فَاِنَّ اِلَى اقْوَمِ سِوَاكُمْ لَا مِيلَ (۱)
 (اللفظ) آقیموا صِدْقَ اور مَطِيئِکم بقیال اقام صِدْقَ و مَطِيئَہ اذ اساد و توجہ یعنی
 جد و دائرہ ابرک و اہم ہوا من رقد تم و قیل اقیموا صِدْقَ یعنی اصر و فرائض و منہ
 قول الشاعر اقیموا بنی النعمان عتاص و رکم و الا تقیموا صا غریب الراسا
 مَطِیْے جمع مَطِيئَۃ الذایۃ سمیت بذلک لانہا تمطی وای تسرع فی سیرھا و قیل
 لیستعمل فی الابل خاصۃ لانہا تمطی ای یرکب مطاھا و هو ظہرھا و الا میل
 بمعنی المائل (الحق) شاعر کتنا ہر کر میرے عالم غیبیت کو چھوڑ دو کیونکہ یقیناً میں تمھارے

سو کسی (دوسری) قوم کی جانب رجوع کرنے والا ہوں۔ اقامہ صمدہ: خطبہ کے
 اختتامی معنی تو یہ ہوتے کہ سواری کے سینہ کو قائم کیا مگر استعمال کو شش اور
 اور غفلت سے چونکے میں ہوتا ہے۔

فَقَدْ كَذَّبَ لِطَائِفَةٍ مَّطَايَا وَادَّخَلَ
 اللّٰغَةَ حَتَّىٰ بِالضَّمِّ تَضَيُّقٌ فَدَرَّتْ اِي حَضْرَتٍ وَتَوْبِيَّاتٍ وَيُرْوِي حِمَّتْ بِمَعْنَى
 فَرِيتَ بِقَالَ حِمٌّ قَدْ وَمِثْلَانِ اِي دَنَا وَحَانَ وَلِلْقَسْرِ لِيلٌ فِيهِ الْقَمَرُ فَنَشَدَتْ اَوْ تَنَتَ
 وَالطَّيَّاتِ جَمْعُ طَيَّةٍ بِالْكَسْرِ النِّيَّةُ وَالْمَقْصَدُ بِقَالَ مَعْنَى لَطِيئَتَايَ لَعْنَةُ السَّيِّئِ
 اَنْتَوَاهَا وَبَعْدَ - عَنَّا طَيَّةٌ - اِي مَحْصَدُهُ وَمَنْزِلُهُ الَّذِي اَنْتَرَاهَا وَارْحَلُ جَمْعُ زَلٍّ
 مُرَكَّبٌ لِلْبُعْدِ اصْغَرَ مِنَ الْقَتَبِ (المعنى) پس یقین جواب دہ کہ (اسباب سفر کے متعلق)
 کل مقاصد پورے ہو گئے اور شب شب باہتاب ہے اور (تکمیل) مقاصد کے لیے
 سواریاں اور بالان باندھ دیے گئے ہیں۔ حاصل یہ ہے کہ ہم بالکل سفر کے لیے
 آمادہ ہیں کوئی انتظار نہیں ہے حاجتیں اب سامنے آگئی ہیں یا یہ کہ حاجتیں پوری
 ہو گئی ہیں اور رات بھی روشن ہے تاریکی مانع یعنی نہیں ہے اور مرتبہ اور کے سرانجام
 کے لیے تمام سواریاں اور بالان بھی درست و تیار ہو گئے ہیں۔

وَيَعْنِي الْاَكْثَرُ مِنَ مَثَلِ الْكَرْبِ عَنِ الْاَدْنَى
 (اللغة) مَنَامِي مَفْعَلٌ مِنَ الثَّامِي وَهُوَ الْبَعْدُ وَالْقَلْبُ الْبَغْضُ كَمَا قَالَ اَللّٰهُ تَعَالٰى
 وَتَعَالٰى فَنَاطِبُ الْبَغْضِ لَمْ يَطْفِ صَاوِدٌ هَاكِ مَرْدُودٌ وَمَا قُلْتُ اِي مَا ابْغَضَكَ

والمتحول منقلب ومنمقل ویروی متعزل وهو الموضع الذی یعتزل فیہ
 (المعنی) اور زمین میں دور ہونے کا موقع ہے کریم کے لیے اذیت سے اور اُسنی میں
 میں اوس شخص کے لیے جو دشمنی سے خوف کرے بازشت کی جگہ ہے۔ حاصل یہ ہے کہ
 مجھے کوئی ضرورت نہیں کہ میں تم میں ذلیل اور کمزور بنے رہوں اور تم سے تکلیفیں
 برداشت کروں اعلیٰ کہ زمین بہت وسیع ہے اوس میں اذیت سے بچ کر رہنے
 کے مقامات ہیں اور اوس میں اوس شخص کے لیے جو کسی کے دشمنی سے ڈرے
 جاسے پناہ ہے۔

۴ لَمْ يَكُنْ مَاءٌ إِلَّا رُضٌّ مَضِيٌّ عَلَىٰ أُنْفٍ
 وَاللَّعْنَةُ الْعَصْرُ بِالْفَتْحِ الْحَيَّةُ وَقِيلَ الدِّينُ وَمِنْهُ لَعْمَرُكَ اسْمٌ مِنْ أَسْمَاءِ الْقِسْمِ وَ
 هُوَ مَرْفُوعٌ بِالْإِبْتِدَاءِ خَبِيرَةٌ فَحَذَّاهُ لَعْمَرُكَ قَسْمِي وَالْأَمْرُ وَالْإِنْسَانُ أَوِ الرَّجُلُ
 يَعْرِبُ مِنْ مَكَانَيْنِ يَقُولُ هَذَا امْرُؤٌ وَرَأَيْتُ امْرَأَةً أَوْ مَرَرْتُ بِأَمْرَةٍ (المعنی)
 تیری جان کی قسم نہیں ہے زمین میں تنگی اوس شخص کے لیے کہ جو چلے (کسی چیز کی طرف)
 رغبت کر کے یا (کسی بات سے) ڈر کے ایسی حالت میں کہ وہ صاحب عقل ہو۔ حاصل یہ
 ہے کہ اگر انسان عقلمند ہو اور سفر کرنا چاہے تو زمین وسیع ہے اوس میں تنگی اور
 ضیق نہیں ہے۔

۵ وَرَبِّي ذُو لَكُمُ أَهْلُونَ سَيِّدُ عَمَلَسٍ
 وَاللَّعْنَةُ سَيِّدُ الْكُفَرِ وَجَعَدَ سَيِّدَانِ وَالْعَمَلَسُ بَفَتْحِ الْعَيْنِ وَالْمَبِيمِ

واللہ المثلثة الذئب استخفیث وقیل الذی فیہ سواد ویاس وقیل غیر ذلک
والآدق قریب من الاغیر وقیل ما فیہ سواد یشوبہ فقط بیاض والمراد بہ النمر
والآدق لول الاملس والعرفاء الضیع وجبال من اسماء الضیع ومنہ للثلث
صوابش من جبال (المعنی) اور میرے لیے تمہارے علاوہ بہت سے اہل ہین
خبیث اور اہل قبیحہ کہنے اور بوجہ۔ مقصود یہ ہے کہ مجھے تمہاری ضرورت نہیں
بلکہ تمہارے عوض میں میرے مساویہ وحشی جانور ہین جو جنگل میں رہتے ہیں میں
بنتظون میں بسر کروں گا۔

لحم الادل المستودع السر ذائع لکایم ولا الحیانی بما جرحی خذل
دیروی الامستودع السر عندہم x یفاس ولا الحیانی بما جرحی خذل
واللغة ذاع السر انشر وأجیر ذئب الذئب والحیایة جرد ذئب وحلہ توفی نصرة
والمعنی) وہی اہل ہین کہ رویت رکھا ہوا راز انکے پاس افشا نہیں ہوتا افسہ کوئی
خطا کا سبب اپنی خطا کے (وقت انتقام) بے رخصت ہو جاتا ہے۔ مطلب یہ ہے
..... کہ یہ درندے اہل ہین کے قابل ہیں، اس لیے کہ مقصود اہل سے ہی ہوتا
ہے کہ جو راز ان سے کہا جائے وہ شائع نہ کریں اور خود سے ہاتھ نہ اٹھائیں یہ
اوصاف امین موجود ہیں امین سے ایک دوسرے کے راز کو ظاہر نہیں کرتا اور اگر
کوئی امین سے کسی شخص کو ستا رہے تو اس کے حریف کے مقابلہ میں ایک دوسرے
کی مدد کرتے ہیں۔ اور اس جانب بھی اشعار ہے کہ ہم ان درندوں سے بھی بدتر ہو

کہ تم میں یہ صفات موجود نہیں ہیں۔ اور رازداری و ماسات کی تعلیم بھی ہے۔

وَكُلُّ آيَةٍ بِأَسِيلٍ غَيْرِ آتِيَةٍ ۚ إِذَا عَرَضَتْ أُولَى الْأَعْرَافِ إِلَى الْبَيْتِ
 (اللغة) آیت کا یہ الفاظ الامتنع ومنہ قولہ تعالیٰ ابلیس ابی ای امتنع من السجود
 وَاَلْبَاسِلُ الشَّجَاعِ وَالْكُوبَةُ الْوَجْهِ وَعَرَضَتْ ظَهْرَتْ وَبَدَتْ وَالْأَوَّلُ مَوْثِقَةٌ
 الاول کا لاخری وَالْطَّرَائِدُ جَمْعٌ طَرِيدَةٌ وَهِيَ مَا طَرَدَتْ مِنْ صَيْدٍ اَوْ غَيْرِهِ
 والمراء ههنا القرسان التي نظرد (المعنى) اور ہر ایک ان میں سے ذلت بنے
 انکار کرنے والا اور بہادر ہے مگر میں جب شہسواران میدان میں جا کا پہلا گروہ ظاہر
 ہو تو سب سے زیادہ شجاع ہوں اور لفظ اولی کا فائدہ یہ کہ میں جنگ میں ہمیشہ سابق
 لوگوں کے ساتھ رہتا ہوں پیچھے رہنے والوں میں سے نہیں ہوں۔

وَأَنْ مَدَّتِ الْأَيْدِي إِلَى الزَّوَادِ كَمَا كُنْ بِأَعْيُنِهِمْ إِذَا جَشَعُ الْقَوْمِ أَجْمَلُ
 (اللغة) آجشع شدید الحوص او من یاخذ نصيبه ويطمح في نصيب غيره
 (المعنى) اور اگر ٹبرہیں ہاتھ (لوگوں کے) طعام کی طرف تو میں اور میں سب سے
 زائد جلد باز نہیں ہوں جبکہ حرص ترین قوم جلدی کرے مقصود یہ ہے کہ جبوقت
 میں حرص کی وجہ سے حرص لوگ کھانے میں تعجیل کرتے ہیں تو میں تعجیل نہیں کرتا بلکہ
 صبر کرتا ہوں اس لیے کہ میں حرص نہیں ہوں۔ اور اس میں اشارہ ہے اس امر کی جانب
 کہ انسان کو کسی امر میں تعجیل نہ کرنا چاہیے بلکہ صبر سے کام لینا چاہیے اور حرص کی مذمت ہے۔
 وَمَا ذَاكَ إِلَّا بَسْطَةٌ عَنْ تَقْصُّلٍ عَلَيْهِمْ وَكَانَ الْأَفْضَلُ لِمَنْ تَقْصَلُ

(اللقبة) البسطة السعة ومنه قوله تعالى وزادها بسطة في العلم والجسم اي معن
 والتفضل الطول والاحسان (المعنى) اور یہ صفات مجہدین میں پائے جاتے
 مگر یہ سب میری رواداری کے جو کہ میرے خدائے احسان سے پیدا ہے اور بفضل
 وہی سے جو احسان اور بخشش کرنا والا ہو۔ اور معنی بیت کے یہ ہیں کہ جن صفات
 کو میں نے اپنے نفس سے دور کیا ہے اور ان کے ارتکاب کے واسطے کوئی مانع نہیں
 ہے سوا تفضل و احسان کے ورنہ میں تحصیل مباحات کے طریقہ میں سے عاجز نہیں ہوتا
 وَإِنِّي لَكَاثِرِي فَقَدْ مَن لِّكَرِجَاذِيَا قِ
 ثَلَاثَةُ أَهْجَابٍ تُؤَادُ مُشْتَعٍ
 وَابْنُ عَرِضْلِيَّتٍ وَصَفْرَاءُ عَيْطَلٍ

۱۰

۱۱

(اللقبة) التعلل بالشيء التشاغل وقيل الاكتفاد به من غير رضى والمتعلل هو ما
 يجتري ويتعلل به وللشيع المقلد المذبح كانه في شيعته ولا اصلية للشيعة
 الضيق الماضى ويحتمل ان يكون بمعنى المصلد اي الجرح عن غزوة والصفراء
 اسم للقوس كما قال الجوهري وقال غيره قوس من نبع والعيطل القوة يقال امرأة
 عيطل اذا كانت نامية۔ و يروى في المصراع الثاني مقام بنعمى مجسنى (المعنى)
 اور یقین جاتو کہ مجھے اوس شخص (کی مدد) سے بے پروا کر دیا ہے کہ جو جزائے نیک
 کو پسند نہیں کرتا اور اسکی صحبت سے کوئی دلچسپی نہیں ہوتی تین ساتھیوں نے دل
 کہ جو بہادر ہے اور چمکدار تلوار جو صیقل دار اور کاٹنے والی ہے اور کمان لے کر جو مضبوط
 ہے اور ناقص نہیں ہے۔ اصل یہ ہے کہ تم میں کوئی شخص ایسا نہیں جو نیکی کا بڑا پسند

کے ساتھ دے یا جسکی معاشرت سے کوئی قلیل خاندان ملے لہذا مجھے صرف اپنی ذات پر بھروسہ ہے جسکے ہمراہ یہ تین چیزیں ہیں میرا دل اور میری تلوار اور میری کمان
 هَتُوفٌ مِنَ الْمَلِيسِ الْمَتُونِ يَزِيْنُهَا رِصَالُ قَدْ نِيَطَتْ إِلَيْهَا وَحِصْلُ
 (اللفظ) هتوف صائح والمليس جمع امليس وهو صيخ الظهور والمتون الظهور
 و مراده ان قوسہ متخذة من شجرة لم تكسر اخصانها والريصال جمع رصيع وهو
 هي كل حلقة مستديرة في سيف او سرج او قوس او غيرها تعلق عليها
 للزينة ويصطت علق وتعمل كمنبر علاقة السيف والقوس وغيرها (اللفظ)
 (وہ کمان ایسی ہے جو آواز دیتے والی ہے اور شاخوں سے بنی ہوئی ہے جسکی
 پٹھیں درست و نام ہیں کہ زینت دیتے ہیں اور کمان کو چھلے جو اس میں لٹکا
 دیے گئے ہیں اور اسکے ڈور سے جو اس میں قائم مقام پر تلے کے ہیں۔ حاصل یہ جو
 کہ کمان کی تعریف کرتا ہے کہ جب اس میں سے تیر نکلتا ہے تو وہ آواز دیتی ہے
 اور وہ ثابوت شاخوں سے بنائی گئی ہے اور وہ چھلے جو اس میں لٹکے ہوئے
 ہیں اور ڈور سے اسکی زینت کو دو بالا کیے دیتے ہیں۔

إِذَا نَالَ عَمَّا السَّهْمُ أَنْتَ كَانَتْهَا مُوَرَّاةٌ تَكَلَّى تَرِبٌ وَهَوْلٌ
 (اللفظ) نال ستهما اذا خرج من الوتر ومنه يقال قوس زلاخاى ينال السهم
 عمنابسة خروجه ان ابتداء قوسه والمراد هنا صوتت وپروی حنت والحنين
 صوت الطرب عن حزن اوفرهم ومنه الحنانة للقوس او المصوتة منها والمراد

مغولہ من الرزقۃ ای المصیۃ والمراد بہا التي نسا دھا الرزایا والشکی للتمان
صیبنہا اولدھا ویروی علی وحی المسرعة وترق تصیح یقال رقت القوس ای
صوتت وتقول تصیح بالیکاء والحزن یقال اعولت القوس ای صاحت! والبيت
کانه تفسیر للموتف امن کوی فی البيت السابق (المعنی) حبس نکلتا ہے اس
کمان سے نیز نو وہ آواز دیتی ہے گویا دوسرے صیبت زد و پسر مرد ہے کہ آواز بلند
کرتی ہے اور روتی ہے۔

وَلَسْتُ بِمُهَيَّيَةٍ بِشَيْءٍ سَوَامَهُ
مَجْدَعَةٌ سُقِيَانُهَا وَهِيَ بَهْلٌ
واللغة المهياف سريع العطش والتوام كالسائمة الابل الراعية ومجدعة
التي قطعت اذانها والاشبه ان المراد هنا سائمة الغداء ویروی مجدعة
یا لذل المعجزة المحبوسة من جنح الذابة کمع حبسها علی غیر علف والسقبان
جمع السقب وهو ولد الناقة او سامة بولد خاص بالذكور ولا یقال لها سقبة
والبهل جمع باهل ناقة لا صرام علیہا وهو ما یشد به ضرع الناقة (المعنی)
اور میں اس (چرواہے) کے مثل نہیں ہوں کہ جیسو اونٹوں کے در لیجانے کے
سبب سے) پیاس لگ آتی ہو (اسوجہ سے) وہ ناتون کو (قریبی سبب ہوں پھر)
شام کو لائے اس حالت میں کہ اون ناتون کے بچے مانوس غذا کھاتے ہوں
(اس وجہ سے) لاغر ناتوان ہو گئے ہوں (بلکہ میرے ناتون کے تھن بند سے
پرست نہیں رہتے) بس بچہ اونکے دودھ پینی کی وجہ سے فریہ رستہ ہیں (حال میں)

ہے کہ میں جفاکش ہوں اور اپنے گلہ کو دور دور مقامات پر چرانے کے لیے لیجا تا ہوں اور سرعت تشنگی کا خوف بنین کرنا اور مثل اوس چرواہے کے بنین ہوں کہ جسکو دور جانے کے سبب سے جلد پیاس لگتی ہو اور وہ نزدیک مقامات پر اپنے نانوں کو چرا لانا ہو ایسی حالت میں کہ اوسکے اونٹوں کے بچے لاغر ہو گئے ہیں اسیلئے کہ وہ قانون کے عین یا غصہ دیتا ہے تاکہ اونکا دودھ وہ بچے نہ پی سکیں بلکہ وہ خود پی لے اور میرے قانون کے عین بندھتے بنین ہن پس بچے اُنکے اُنھین کا دودھ پنے کے قوت پوہین

وَلَا جَبَّارٌ أَكْثَرُ مُرْتَابٍ لِّعِزِّ سِيَمِهِ . يُطَالِعُهَا فِي أَمْرٍ كَيْفَ يَفْعَلُ

و پروی بطالعہا فی شانہ کیف یفعل (اللغة) الجبار کسکر الجبار والا کھے الاجر الکدر الاخلاق الذی لا حیر فیہ والحبان الضعیف والمرت الملانم والعس بالکسرا امرأة الرجل ویطالع یتظہر المعنی اور نہ میں ایسا بزدل کمزور اور بد اخلاق ہوں کہ اپنی زوجہ کے پاس بیٹھا رہے اور اس سے اُٹھنا چاہے اپنے امر کے بارے میں کہ کیا کرے مقصود یہ ہے کہ میں ضعیف اور عاجز اور کمزور رہے والا نہیں ہوں کہ جنگ میں نہ جاؤں اور گھر میں بیٹھا رہوں اور بسبب اپنی ہوشیاری کے اپنی زوجہ سے ہر امر میں مشورہ لوں بلکہ میں بہادر اور ہوشیار ہوں۔ اور اس آئینہ اسکی تعلیم ہے کہ مشاورت نسا مذموم ہے و ہذا ما دل علیہ الآثار والاخبار۔

وَلَا تَحْرِقْ هَيْقَ كَانَ تَوَادًا . يَظِلُّ بِهِ الْأَكْمَاءُ لَيْسَ لَهُمْ وَكَيْفُ

(اللغة) الترق ککتف الاحمق او من لا یحسن الصنعة وقیل الذی لا یحسن الصنعة

بالصقۃ الطویل وقیل صغیر الواس وقال الذخیری انه الظلیم
یرید لست بالظلیم فی نفوذه عند حدوث مروع والکماء کذا رطابہ
بذلك لانه یملأ یصوت ویصغر فالمکماء الصغیر ومنه قوله وما کان
صلوتم اء مکاء وتصدیة ای صغیرا وتصفیقا (المعنی) اور نہ میں وہ
خائف ہوں کہ لاغر و دراز قد ہو کہ گویا بدل اور کا ایسا ہو کہ اس کے ساتھ مکاء
طائر بلند و پست ہوتا ہو یعنی دل اور کا ایسا مضطرب ہو کہ وہ گویا جناح طائر
میں گیا ہے کہ اس کے ذریعہ سے وہ طائر اڑتا ہے اور مقصود یہ ہے کہ میں ثابت
القلب اور مطمئن ہوں کہ میرا دل ٹھہرا ہوا ہے۔

وَلَا خَالِفَ دَارِکَیْہِ مَتَعَزِّلٍ یَرْوُحُ وَیَعْزُدُ وَدَاهِنًا یَتَحَلَّکُ
واللغة الخالف الذی لا یمیز فیہ وقیل الفاسد للتحلف عن الغزو والد آتی
اللازم لدارہ ویمتثل ان یکون اندا ہی یمتثل اعطاء لان العطار یتسبب من یحضر
فیصدیر بمنزلة المتعطر فاراد انی لست ممن ینتقل ببطیب بدنه وثوبه
او یکسب من طیب حلیته ہکذا قال الذخیری والمتغزل الحادث للنساء
والمراد لهن (المعنی) اور نہ میں یہ نفع شخص ہوں مگر میں بیٹھنے والا کہ جو
محورتوں سے باتیں کیا کرے اور وہ صبح و شام کرے تیل لے ہوئے ایسی
حالت میں کہ کاہل نکلا کرتا ہو۔

وَلَسْتُ بِقَلِّ شَرِّہٖ قَبْلَ خَبْرِہٖ
اَلْفَ اِذَا مَا دُعِیْتُ اِهْتَاجُ اَعْزَلُ

ویروی و لست یعل شریہ دون خیرہ (اللفظ) اقل الرجل المسن الخیف لای
 العاجز الذی لا غناء عنده فی حرب ولا ضیف واما یلتف وینام ویرحہ
 افزعتہ و آہتاج ثار و آلا عزل من کسلاح معہ و هو خیر مبتدأ محذوف
 ای و هو اعزل (المعنی) اور نہیں ہوں میں کز درہ الاغر کہ جسکی بدی نیکی کے
 ہو اور جو کامل و مست اور ایسا بزدل ہو کہ جب تو اسکو ڈرائے تو وہ اپنے
 نتے پن کی حالت میں مضطرب ہو کے رہ جائے۔ اور دون خیرہ کی صورت میں معنی
 یہ ہیں کہ میں اس کز و شخص کی طرح نہیں ہوں جسکی بدی اسکی نیکی کے پاس
 سے ہٹتی نہ لو لہذا وہ نیکی بھی کرتا ہے تو بدی ساتھ ساتھ ہوتی ہے۔

وَلَسْتُ بِمُحْیَا الْمَظْلَمِ اِذَا نَحْتُ هُدًى الْهُوَجِلِ الْعِصْفِ نَهًا هُوَجِلِ
 (اللفظ) المھیار المتحیر و انتحت اعترضت و فی نسخة اخری تحت یصف
 قصدت و اهدی بمعنی الهدایۃ یذکر و یونت و الهوجل الرجل الطویل
 الذی فیہ تسرع و جمق و العصف الاخذ علی غیر الطريق من عصف
 عن الطريق مال و عدل او خطہ علی غیر ہدایۃ و الیہما الفلادۃ التوال
 یہتدی فیہا للطریق و لا یستطیع المار فیہا دفع تحیرہ بہا و الهوجل
 اخر الفلادۃ التی لا اعلام بہا (المعنی) اور نہیں ہوں میں متحیر ہونے والا
 تاریکی میں جبکہ قصد کرے مرد متحیر و کم کردہ راہ کی ہدایت کا چٹیل میدان میں
 میں میل اور نشان نہیں ہیں قصد ہیت کی ثبت یہماء کی طرف مجاز عقلی ہے جیسے

نام لیل الموعیل اور مقصود یہ ہے کہ جب جھیل صاف ہو لٹاک چکل میں راستہ بھولا ہوا
شخص رہبری کی فکر میں سرگردان ہو تو بین ہدایت سے منحرف نہیں ہوتا۔ اور دوسرے
سنٹی یہ ہیں کہ جو وقت پیش آجائے رہبری احمق سرگردان کے سامنے میدانِ بے نشان
نیئے وہ جھیل اوسکے اور راستہ پانے کے درمیان میں حائل ہو جائے کہ اوسکو راستہ
مٹا نہ توڑیں ایسے وقت میں راستہ نہیں بھولتا۔

۲۰ اِذَا الْاَمْعَزُ الصَّوَانُ لَا تَقِي مَنَاسِمِي تَقَايَرُمْنِي قَائِحٌ وَمَقَلَّكُ

واللغة الامعز من المعز محرك الصلاة والمزاد هذا المكان الصليب الكثير
المسوى والصوان ضرب من الحجاد توشب يده والمراد ذوالصوان والمناسم
جمع منسم كجلس الحنف واصلا للبقير فاستعارها لنفسه والقائح من
قحم الزملاى اخبر البارد منه والقليل المكبر (المعنى) جب سخت اور شدید پتھروں
والی زمین میرے پانوں پر ملتی ہے تو اترتے ہیں اوس سے چنگار یا ان اٹھتے
سے شکر نریسے مقصود یہ ہے کہ اتنے سخت پانوں سے گئے ہیں کہ وہ پتھروں کے
ٹکڑے اڑا دیتے ہیں اور انکی ملاقات سے پتھروں سے آگ نکلتی ہے۔

۲۱ اَوَيْمَ مَكَالِ الْخُرُوجِ مَسَّتْهُ اُمِّيْتُهُ وَاَضْرَبَ عَنهُ الَّذِي كَرِهَ صَفْحًا فَاَذْهَلَ

واللغة الطال المماطلة وهي امتداد المدة وضربت عنه صفحا اي اعرضت
عنه وتركته كما في القران افضرب عنك الذکر صفحا واذهل اي السنى غفل
(المعنى) میں برقرار رکھتا ہوں مٹانے کو بھیجک کے بیان تک کہ مردہ اردیا ہوں

اوستہ اور اعراض کرنا ہوں اور اسکی یاد سے پس بھول جانا ہوں۔

۲۲

وَأَسْتَقْتِ ثَوْبَ الْاَرْضِ كَيْ لَا يَدْعَاكَ مِنْ الطَّوْلِ امْرُؤٌ مُسْتَطَوِّلٌ

(اللفظ) اَسْتَقْتِ اکل السفوف وَالْاَرْضِ التراب و تَقْبِرُهُ راجع الی امر و

وَالطَّوْلِ الْمَتَّ (المعنی) اور میں کھاتا ہوں مٹی زمین کی تاکہ نہ پسند کیے میرے
اوپر اپنے احسان کو کوئی شخص بخشش کرے والا۔ مقصود یہ ہے کہ میں غیرت دار

اور یامیت ہوں کہ جب بھوکا ہوتا ہوں تو خاک پھاک کے بسر کرتا ہوں تاکہ
کسی شخص کو اطلاع نہ ہو کہ وہ مجھ پر کچھ بخشش کرے اور میں اس کا احسان مند بنوں

وَلَوْ لَا اجْتِنَابُ الذَّامِ لَمْ يُلَفَّ مَشْرَبٌ يَعَاشِرُنِي اِلَّا لَدَيْهِ وَمَكَانٌ

(اللفظ) الذَّام الْعَيْبِ وَالذَّمُّ وَيُلَفُّ يُوْجِدُ (المعنی) اور اگر نہ ہوتا (سرا) پتھر

کرنا محبوب کاموں سے تو نہ پایا جاتا کوئی سیرابی کا مقام کہ جس سے زندگی بسر
کی جائے اور نہ کوئی کھانے کا محل مگر میرے پاس۔

شعر سابق میں جب اپنے فقر و فاقہ کا اظہار کیا تو اس سے توہم ہو سکتا تھا کہ

یطلب لطف سے محروم ہو جائے تو اس توہم کو اس شعر سے دفع کیا اور اس کو علم کے

معافی و بیان ثنیم سے تعبیر کرتے ہیں اور اسکی مثال یہ آیت ہے وَالْاَمْوَالُ

عَلَيْ حَبْرٍ اَتَى الْمَالَ سے توہم ہوتا تھا کہ او کو ضرورت نہ ہوگی مال کی اس اشتباہ

کو دفع کیا علیحدہ سے اس حاصل یہ ہے کہ میں عیب و مذمت سے بچتا ہوں اسوجہ

سے فقیر و مفلس دکھائی دیتا ہوں اگر ایسا نہ ہوتا تو میرے پاس ماکل و مشرب

۲۳

مین سے ہر چیز کی فراوانی پائی جاتی۔

وَلَكِنَّ نَفْسِي مَحْرُومَةٌ لَا تَقْلِيلُ فِيَّ عَلَى الذَّامِ وَلَا زَيْدٌ لِي مَا أَصَحَّكَ

۲۴

(اللفظ) الذام العیب والذم ویروی الضیم وهو الظلم والریث القدر یقال

ما یلبث الا دینما کذا ای قدرہ (المعنی) اور لیکن میرا نفس شریف ہے کہ میں

تمام رکعتوں میں عیب و مذمت پر بگڑا ہوا ہوں اور اس سے ہٹ جاؤں۔

وَأَطْوَى عَلَى الْجَمْعِ أَعْوَابُهَا كَمَا لَطَوَتْ خِيُوطُهُ مَا مَرَّتْ تَغَارُ وَتُقْتَلُ

۲۵

(اللفظ) أطوى ای الف وآنحصر غمورها البطن وبالفتح الجمع والتوا یا جمع

حویہ ما تحوی فی البطن من الأبعاء والخیوط جمع الخیط والهاء لتانیث الجمع

کقولہم حجارة والمادی وقیل مادی بالزاء المعجمة رجل یجید القتل وتغار

تتحکم من اغار الحیل ای شد قتلہ (المعنی) اور میں لپٹتا ہوں مہوک کے اوپر

اموار کو جس طرح لپٹتے ہیں تاکہ مارنے کے لیے مضبوط کیے گئے ہوں اور بے گئے

ہوں حاصل کلام یہ ہے کہ میں مجھ کو پر صبر کرتا ہوں اور آنتوں کی یہ حالت ہوتی

ہے کہ وہ اس طرح لپٹتی ہیں جیسے تاکا جب مضبوط بلا جائے تو اس کے مار لپٹ جاتے ہیں۔

وَأَشَدُّ وَعَلَى الْقَوْتِ الزَّهِيدُ كَمَا عَزَا أَزَلُّ نَهَادًا أَوْ التَّسْنَائِفُ أَطْلَعُ

۲۶

ویروی واعدو علی القوت الزہید کما عزا (اللفظ) القوت المسکة من

الرزق والزہید القلیل والآزل الذنب الخفیف الجسم ونهاد الا من

المعدیہ ومتناہ انہ کما اخرج من تنفۃ دخل فی اخری والتسنائف

ایک شخص کا نام ہے جو ہر چیز کو بے شمار کرتا ہے

جمع تنوذه المغازاة والارض الواسعة البعيدة الاطراف او القلادة لاماءها
ولا انيس ولا تحمل من الطحلة بالضم لون بين الغبرة والسواديبيا
قليل وهو لون الذئب (المعنى) اورينج کرتا ہوں قوت قلیل پر جس طرح مسج
کرے وہ بھیڑ یا جسے ایک دوسرے کو ہدیہ دیتے ہوں جنگلی را ایک جنگل
دوسرے جنگل کی طرف بطور تحفہ کے اس بھیڑیہ کو پیش کرتا ہے اور جو
خاکستری رنگ کا ہو۔ حاصل یہ ہے کہ مین قہوڑے ہی سے رزق پر قناعت
کرتا ہوں اور مین قلیل پر قناعت اور سرعت سیر میں اس بھیڑیہ کے مثل
ہوں جو ایک جنگل سے دوسرے جنگل میں پھرا کرتا ہے۔

۲۷ عَدَاوًا وَيَا بَعَارِضَ الرِّيحِ هَافِيًا يَخُوتُ يَا ذُنَابِ الشَّعَابِ لَيْسِلُ
(اللغة) الطاوى الجائع وخالى البطن ويعارض من عارضه اى سارحياله
وهافى من هفاى اسرع او جاع ويخوت من خات البازى انقض على
الصيد والمراد انه لسمع لعدوه صوت انقضاض العقاب وقبل
يخوت بمعنى يخطف والا ذناب الا واخر والشعاب جمع شعاب بالضم الطائر
في الجبل ومسيل للماء في بطن ارض وتيسل يضطرب في عدو (المعنى)
وہ ایسا بھیڑ یا ہے کہ صبح کی ہے اُس نے گرسنہ کہ وہ مقابلہ کرتا ہے ہوا کا تیز
روى مین ایسی حالت مین کہ وہ جھپٹتا ہے ٹکڑوں پر گھماٹیوں کے اور جھپٹنی
کے ساتھ چلتا ہے۔ محصل یہ ہے کہ وہ بھیڑ یا اتنا تیز رفتار ہے کہ ہوا سے

اسرا سے مقابلہ کرتا ہے اور اسکی گھاٹیوں میں چلنے سے ایسی آواز آتی ہے جیسے
عقاب کے شکار پر ٹوٹنے میں آواز آتی ہے اور وہ اپنی رفتار میں مضطرب ہوتا
ہے۔ واضح رہے کہ یہ اضطراب مشی ڈب کے خاص سے ہے بلکہ بھیرے کو
ڈب اسی وجہ سے کہتے ہیں لائنہ یثنا اب ای مضطرب فی مشیہ۔

۲۸ قُلْنَا نَوَاهُ الْقَوْتُ مِنْ حَدِيثِ امِّهِ دَعَا فَاجَابَتْهُ نَفْسًا تَزِيدُ مُحَلًّا
(اللغة) کوہ ای داخہ یقال لویت الرجل عن حاجته لیا ولینا اذا صرفته عنهما
وامہ قصدہ ومنہ قوله نعم امین البیت الحرام ای فاصلہ والظاہر ان الامثال
یرید ذما بایشبہ بعضہا بعضا والخل القوام للہا ذیل (المعنی) پس جبکہ اس
کو ٹالارزق نے جس طرف سے کہ اُسے قصد کیا تھا تو وہ پکارا پس جواب دیا
اسکی آواز کا ویسے ہی بھیرے میں نے کہ جولاغر جسم و سفیر رنگ تھے مقصود یہ ہے
کہ اوس بھیرے کا وصف کرتا ہے کہ جب وہ بھیرے یا تمام طرف طوام و مزید
چکا اور کہیں نہ ملا تو اسے آواز دی اور اسکی آواز پر بہت سے اوسی طرح کے
بھیرے جولاغر تھے اس کے پاس جمع ہو گئے۔

۲۹ مَهْلِكَةُ شَيْبِ الْوَجْوِ كَأَنْتُمْ قَدِ احْبَكْتُمْ بِكَلْفٍ يَا سِيرِ تَنْقَلِقَلِ
و فی نسخہ مہلکۃ شیب کان وجومہا (اللغة) مہلکۃ سر قیقۃ اللحم
یقال دہل الشوب ای ارق شیخ ومنہ سیر المہلکۃ الشاعر مہلکۃ
لانہ اول من ارق الشعر والهاء الثانیۃ زائدۃ واصلہ من الجلال

ای رقیقہ کا ہوا اہلہ لڑکتھا و منہ اول الشیب البیض و آئندہ جمع قلع و هو
المہم قبل ان یواش و یوکیک علیہ فصلہ و الیاسر المقام بالاذلام و تنقل
ای متحرک (المعنی) وہ بھیڑیے ایسے ہیں جو لاغر ہیں اور چہرے جنگے سفید ہیں
کہ گویا وہ تیر میں جو دونوں ہاتھوں میں تھامنا باز کے مضطرب ہوتے ہیں بھیڑیوں
کی لاغری اور حرکت میں تیروں سے مثال دی ہے۔

اَوِ الْخَشْمِ لِلْمَكُونِ حَقَّتْ دَبْرُهُ ۝
 (الشفة) الخشم کہ جو جماعت الخمل والذنا بئر واحدۃ بہاء وحققت حرك
 والذنا بئر ايضا جماعة الخمل والذنا بئر والمجا بیض جمیع محبض ہی قضیان استخراج
 بہا العسل ويطرد بہا الذنا بئر وآر ساہن اشتہن وفي نسخة ابرداہن
 معنی انزلہن والسمامی المرتفع لطلب العسل وللغسل الہی استخراج العسل
 (المعنی) یا شہد کی کہ بیان جو اڑا دی گئی ہیں کہ حرکت دی ہے اون کی
 جماعت کو اون لکڑیوں نے کہ جنگو قائم کیا ہے بلند ہونے والے شخص نے جو شہد
 نکالنے والا ہے۔ یہ عطف ہے قلاح یکے یا سر لتقلقل پر اور محصل یہ ہے کہ بھڑکے
 ایسے تھے کہ جیسے تیر فار ہوں یا جیسے شہد کی کہ بیان جنگو چھتے سے اونکے اڑا
 دیا گیا ہے کہ اونکے جتنے کو مضطرب کر دیا ہے اون لکڑیوں نے جنگو ایسے شخص
 نے اٹھا یا ہے جو کسی چیز پر بلند ہوا ہے شہد نکالنے کے لیے تو پہلے تشبیہ لانے کی
 و تحرك بین دی گئی تھی اور دوسری صرف اضطراب اور نالہ وصیحا میں تشبیہ

ہی ہے کہ سب پر شہد کی کھیاں جب اپنے پتے سے اڑا دی جاتی ہیں تو بہنستان
 بین اور آواز بلند کرتی ہیں اور مضطرب ہوتی ہیں اسی طرح مجتمع ہو کے یہ
 بھیڑیے جھنجھے اور شور کرتے ہیں۔

شَقُوقُ الصَّيْبِ كَالِإِنِّاءِ وَلَيْسَ
 كَقَرْقَرَةِ قُرُوءٍ بَلَّغَتْ شَأْنَهَا

۳۱

(الافتاء) القومۃ النورۃ انشد ان . من المہربۃ للاسد والفؤاد جبع
 افوۃ والمؤث غرنا واسیع الفرو من تخرج اسنانہ من الشفتین مع طولھا
 والکد فی جمع شدق بالکسر وفتح جانب الفم والکاحات العبوسات
 الشدیدات من کل کلمع کلو حاتکثر فی عبوس ولبس جمع باسل کریدۃ
 المعنی (ایسے بھیڑیے) جنکے دلہانے پھیلے ہوئے ہیں اور مونہ بڑے ہیں
 کیا یا چھیدیں اور لی سنگاف لکریوں کے ہیں اور وہ بھیڑیے ترش رو کر منظر میں
 فصیح وصحیح بالبراج کاٹھا وَاَيَاہُ لُؤُوعٌ قُوُوقٌ عَلَیْہَا کُحُلٌ
 وروی اذا حیضت بالبراج کاٹھا (اللفظ) قبیح صاحب والبراج کجباب
 المتسم من الامر فی لا بدع بشا ولا شہر وایاہا منصوب معطوف علی الفید
 فی کانہا والنوح النساء القوام والعلیا البقعة المرتفعة والنحس کل
 نخل وہی النفاقة للزوج او الولد (المعنی) پس آواز بلند کی اوس بھیڑیے
 نے اور آواز بلند کی اوس سب سے چٹیل میدان میں گویا وہ سب بھیڑیے اور وہ
 بھیڑیا نوحہ کرنے والی عورتیں تھیں بلند جگہ پر جو سپر کم کردہ ہوں۔ حاصل یہی

۳۲

کہ وہ بھڑیا سبب طعام نہ ملنے کے چینا اور اسکا آواز کے ساتھ ساتھ رو بہ
 بھڑیے جواد کے پاس جمع ہو گئے تھے وہ بھی پیچھے برس پر ولوم ہوتا تھا کہ یہ
 کسی اپنے محبوب کے غم میں نوحہ و شیون کر رہے ہیں اور فوق علیا وکی
 قید شاید اس غم میں سے ہو کہ ملید مقام پر کی آواز دوڑ تک پھیلتی ہے اور
 کو بجتی ہے۔

وَأَخْضَى وَأَغْضَتِ وَالسَّى وَالسَّتِيهِ
 مَرَامِيلُ عَزَاهَا وَعَزَتْهُ مَرْمِلُ
 (اللفظ) أَخْضَى الْأَقْصَاءُ إِذَا بَاءَ اجْتُنُونَ بَعْضَهَا مِنْ بَعْضٍ وَالسَّى مِنَ الْأَسَى
 وہی الاقتداء و معنی قولہ السی والسَّتی بہ ان کلامہا حالہ کمال الآخر
 وَالْمَرَامِيلُ جَمْعُ مَرْمِلٍ مِنْ أَرْمَلَ الْقَوْمُ إِذَا نَعِدُوا دَهْمًا وَالْأَهْلُ مَرَامِلُ فَاشْبَعِ
 كَسْرَةً لِلْيَمِّ فَنَشَأَتِ الْيَاوُ وَفَهْمٌ الْمَقُولُ فِي عَزَتْهُ عَائِدٌ إِلَى مَرْمِلٍ (المعنى)
 اور چشم پوشی کی اسے اور چشم پوشی کی اون سب نے اور اسکا صبر آیا اونکی
 حالت دیکھ کے اور اونکو صبر آیا اور اسے دیکھ کر گویا کہ وہ بھڑیے بے مال فقرا
 تھے کہ جنکو تسلی دی تھی ایک فقیر نے اور اونھوں نے اسکو تسلی دی تھی مجھے اس شعر
 یہ ہے کہ جب کہیں سی رزق نہ ملا تو وہ بھڑیا ساکت ہو گیا اور نہ سبب بھڑیے
 ساکت ہو گئے اور ہر ایک اون میں سے دوسرے کے لیے یا عشتہ تہی تابہ
 جس طرح جب بہت سے فقیر ہوں تو ایک کو دوسرے کو دیکھ کے صبر آجاتا ہے
 وہی حالت انکی بھی ہے کہ ایک دوسرے کو دیکھ کے صبر آجاتا ہے گویا یہ اشارہ

اس مضمون کی طرف کہ مرگ ابنہ و جتنے وارد اور حدیث میں ہے کہ البلیۃ
ذاعتت طابت۔

بَلَّغْتُكَ وَشَكَتُ ثُمَّ أَرْعَوِي بَقْدًا وَآخِرُ

۳۴

(اللغة) ارعوی مرجع والشکوۃ لشکایتہ (المعنی) شکایت کی اس نے ہر شکایت
کی اون سب سے بہتر اور دوسرے بھڑیے کہانے ہو کے رو گئے اور اگر شکایت نفع نہ دے
تو یقیناً امیر بہتر ہے مقصود یہ ہے کہ پہلے وہ سب چنیے اور اپنی زبان میں گویا
اور انھوں نے شکایت اپنی تکلیف کی کی لیکن جب استفادہ و فائدہ سے کوئی
نتیجہ نہ نکلا تو آخر چپ ہوئے اور جب شکایت نفع نہ دے تو صبر ہی عمدہ چیز ہے
اور اس سے اشارہ ہے اس طرف کہ انسان کو مصیبتوں میں نالہ و فریاد نہ کرنا
چاہیے بلکہ ضبط و صبر سے کام لینا چاہیے۔

وَفَاءٌ وَفَاءَتْ بَادِرَاتٍ وَكُلُّهَا

۳۵

(اللغة) فاء وفاءت ای مرجع و رجعت و بادرات ای منکات و من ہذا سہمی

القمر لیلیۃ اربعۃ عشر بدایا نہ یبادر الشمس بطلوعہ و پوری بادیات

و النکظ اسجوع الشدید و المجمل ای یواصل صاحبہ بالجمل (المعنی)

اور پلٹا وہ بھڑیا اور پلٹے وہ سب تیزی کے ساتھ ایسی حالت میں کہ وہ

سبب اندر جو دوسرے بھوک کے جسکو ہر ایک چھپائے ہوئے تھا ایک دوسرے

پاستان پیش آنے والا تھا۔ حال یہ کہ انھوں نے جب کوشش کی تحصیل طعام

مین اور کہین سے میسر نہ آیا تو پلٹے دوڑتے ہوئے مگر ہر ایک سخت مہربان
کے بارگاہِ ایک دوسرے پر ظلم نہ کرتا تھا اور اشعار یہ اس امر کی طرف
کہ شخص پر جتنی بھی مصیبتیں اور سختیاں پڑیں ہمدردی سے اپنے بھائیوں کی
غافل نہ ہونا چاہیے۔

وَقَشْرُوهُ اساری لفظاً لکن بعد ما سَرَتْ قَرِيباً اَحْشَانَهَا تَصْلُصِلُ
(اللفظ الاسار جمع سور وهو البقية في الاناء بعد الشرب ومنه الحديث
اذا شربتم فاساروا اي ابقوا والقطا طائر معروف اسمع الطيور مداد الكدر
المتعب في جمع كدر بفتح الاو وكسر الثاني وسرت اي سارت عامة الدليل
والقرب سنو الليل لورد العدا والاحشاء جمع الحشاما في البطن ويروى
احشائها اي جوانبها الواحد حق وتصلصل اي تضطوث (المعنى) اور
پیشے میں میرے اولش کو قحطاً خاکستری رنگ کے بعد اسکے کہ وہ چل چکے ہیں شیشہ
کہ امعاونکے آواز دیتے ہوئے ہیں مطلب یہ ہے کہ میں اتنا تیز روا اور سریع ہوں
ہوں کہ قحطاً کسریا سے ہوں اور اتنے پیاسے کہ احشائوں کے بسبب خشکی کے
آواز ہی ہوا و شب بھر وہ پانی ہی کی تلاش میں چلے ہوں اور چشمہ ہی پر وارد
ہونے کے لیے اونھوں نے شبِ روی کی ہے لیکن باوجود اسکے میں اُن سے
پہلے چشمہ پر پہنچ کے سیراب ہوتا ہوں کہ جب میں پی چکنا ہوں تو وہ پہنچتے
میں اور میرے چھوٹے سے وہ سیراب ہوتے ہیں پیچھے سبقت نہیں پاسکتے۔

قَمِيَّتْ وَكَمِيَّتْ رَايَتْ زَاوَا سَدَّتْ وَشَمَرِيَّتِي فَا سَرَطُ مَسْقَمِيَّتْ

اللقمہ قسمت ای عزمت وابتدای استبقنا و استندلت يقال اسدل
 نوبہ ای ارخاہ و یبذل المعنی اسغل الشاعری ارخت جنا حما فذہبہ حیرا
 وفی روایہ و بقوت و شمرای صنعت و قیل مر جاذ او فحلا و الفاعل اللقمہ
 و اللقمہ اللفظ المنقلم فی الحیراد من لا یجذب العذل و بل یكون علیہ محملہ من امرہ
 المعنی میں نے قصد کیا اور اُن تظانے بھی قصد کیا اور ہم نے ایک دوسرے
 کے آگے جانا چاہا اور وہ قضا پر و ن کو ڈال کے رہ گئے اور سبک سیری کی
 مجھ سے ایک سابق شخص نے جو باطنیان چنے والا ہے یعنی میں نے شاعر تقویہ
 کھینچتا ہے اپنے اور قضا کی ہمرقاری اور سابقہ کی کہ میں نے بھی چشمہ کا رخ
 کیا اور قضا بھی چشمہ کی طرف متوجہ ہوئے لیکن میں آگے بڑھ گیا اور قضا تنگ کے
 پیچھے رہ گئے۔ مصرع آخر میں صنعت خبرید ہے مفصود اپنی صفت ہے کہ میں فاطمہ
 شہل ہوں لیکن اوسمیں اتنا اظہار سابقہ کیا کہ کہد یا شمر مثنی فاسرط مستعمل
 یعنی مجھ میں سبقت اور تقدم اتنا بڑھا کہ مجھ سے متصرع ہو کے ایک اور فارط
 شہل آگے اُن سب کے نکل گیا۔

يُبَاشِرُهُ مِنْهَا ذُتُونٌ وَ حَوْصَلٌ ذُلَيْتٌ هَاؤُنِي تَكْبُو لِعُتْبِيرَةٍ

اللفظ تكتبواي تسقط والعرض بالضم موحوا موحوا و اسقام الساقی منہ و
 نمرہ ای بلا مہ والذ ذون جمع ذفن بالنحر یاو جمع اللحین من اسفلہا

۳۷

الشعر بالضم
 لا بالفتح
 والياء فيه
 و قد رايها
 بعض شعري
 المراد
 خذ الراي
 في غير الشعر
 قصد قال
 الشعر مكن
 و اجود
 و لم يبق
 بالفتح و لا
 بالانفص
 خسر

۱۵۵/۴/۱۶

۳۸

والمحصل أسفل البطن الى العانة من كل شئ (المعنى) پس میں پٹا اُن
 قطا کی طرف سے ایسی حالت میں کہ وہ گرے پڑتے تھے موخر چشمہ کے اوپر کہ
 ملتے تھے اوس موخر چشمہ سے اونکی ٹھڈیاں اور سیدھ۔ حاصل تھیں کہ میں قطا کے
 اتنے قبل چشمہ پر پہنچا کہ میں پانی پی کے فارع ہو گیا اور پٹا اور سوت وہ موخر
 حوض پر پہنچے تھے اور بسبب تھکن یا بیتابی یا تعجل کے سینوں اور ٹھڈیوں کے
 بھل گرنے ہوئے ڈکڑ گا کے پانی پیتے تھے۔

۳۹ کَانَ وَعَاَهَا جَجْرَتِيَّةً وَحَوْلَهُ أَصَاوِمٌ مِّنْ سَفَرِ الْقِبَاثِلِ نُزُلٌ
 (اللغة) الوعا الصوت ججرتية ای جانبی القدير والأصاوم جمع اصمامة
 جماعات القوم ينضم بعضها الى بعض والسفر المسافرون يقال قوم سفرا
 ذوو سفر والنزل جمع نازل (المعنى) گویا آواز اُن قطا کی دو طرف اور گرد
 اوس چشمہ کے آواز ہے جماعتوں کی مسافروں قبائل کے جنھوں نے پڑاؤ کیا ہو
 یعنی وہ اس طرح پیچ پکار رہے تھے اور اس طرح اونکی آواز گونجی ہوئی تھی جیسے
 مسافروں قبیلہ جب کسی منزل پر وارد ہوتے ہیں تو ان کے شور و غل کی آوازیں بلند
 ہوتی ہیں۔

۴۰ تَوَافَيْنِ مِّنْ شَيْءٍ إِلَيْهِ فَضَمَّهَا كَمَا ضَمَّ آذَوَادَ الْأَصَارِيمِ مَتَّحًا
 (اللغة) توافین ای اجتماع من شئ ای من مواضع متفرقة وضمها ای
 جمعها والآذواد جمع ذوود من الآیل ما بین الثالثة الى الصغرة والأصاریم

جمع ضمیم بالکسر الفتح من الابل واصافة الاذواد الى الاصارید من قسیر
 اضافة الشئ الی نفسه (المعنی) جمع ہوئے ہیں یہ قطا متفرق مقامات سے
 اس نہر پر پس شامل ہو گئی وہ نہر انکو حسب طرح جمع کر لیتا ہے جماعتوں کو انڈون کی
 چشمہ یعنی حسب طرح جماعتیں اور ٹھون کی چشمہ پر وارد ہوتی ہیں تو انکو دھام ہوتا ہے
 اوسی طرح یہ قطا اور اس نہر پر مجتمع ہو گئے ہیں۔

فَقَبِّلَتْ غَشَا شَائِمَةً مَرَّتْ كَأَنَّهُمَا مَعَ الصَّبْحِ رَكْبٌ مِنْ أَحَاظَةِ الْمُجْجَلِ
 (اللفظ) عَجَلَتْ اِی شربت الماء من غیر مص وغشاشا اِی قلیلا والمراد کودہ علی عجلہ
 والتركيب ركبان الابل خاصة دون غيرها واحاظه قبيلة من الیمن او من الاذواد
 والمجفل المسروح (المعنی) پس سیراب ہوئے وہ قطا تعجیل کے ساتھ بغیر گذر گئے
 وہ گویا کہ وہ صبح کے وقت شمر سوتے قبیلہ احاظہ کے جو تیز رو تھے۔ حال مطلب
 یہ ہے کہ جلدی میں آ کے اون جماعت قطانے پانی پیا پھر وہ صبح ہوتے ہی
 تاریکی باقی رہی تھی کہ چلے گئے اور اس سے مقصود انکی عجلت اور سرعت ہے اور
 نتیجہ اس سے یہ ہے کہ باوجود انکی اتنی جلدی میں ہونے کے میں انکے پہلے پانی
 پیکے نکلنا ہوں۔

وَالْفَتْ وَهِيَ الْأَمْرُ مِنْ عِنْدِ الْفَرِاشِهَا بِأَهْلِكَ تَنْبِيْهِ سَنَاسِنْ وَتَحْلُ
 (اللفظ) الف من الالف وهو لانس والا هذا شديد الثبات والوصف
 صحت وف ای منکب اهدا و تنبیہ تدفعه وتبعده والسناسن جمع سنس

حروف فقار الظہور وہی مغائر ذرئوس الاضلاع وفتح جمع قاحل وهو اليا^س
 (المعنی) اور میں مانوس ہوتا ہوں روئے زمین سے جب میں اوسکو اپنا فرش
 بناتا ہوں ایسے مستحکم کا ندھے کے ساتھ جسکو بلند کیے ہوئے ہیں پسلیاں کہ جو
 لاغر و خشک ہیں حاصل معنی ہر کہ میں ایسا جفاکش ہوں کہ مجھے نینر کی احتیاج
 نہیں اور زمین پر سونکی عادت پڑ گئی ہے لہذا اوسی پر سوتا ہوں کروٹ سے
 کا ندھے کے بھل اور بظاہر اسکا فائدہ یہ ہے کہ عرب کا یہ مقولہ ہے کہ کروٹ سے
 لیٹنا مورت غفلت نہیں ہوتا چنانچہ ابوکبیر ندلی نے تا بطن شراکی وح میں بھی کہا تھا
 ما ان ميس الا مرض الا منكيب منه وحرث الساق طي المحمل
 وَاَعْدِلْ مُخَوَّضًا كَانَ قَصُوصَةً كِعَابٌ دَحَاهَا لَا عَيْبَ وَفِي مَثَلٍ
 لا للفتة اعدل اي ابوسدا واسوی تخت راسی ذرا عا مخوصا ای اللی قد ذهب
 لحمه والقصوص جمع فض ملتقى كل عظيمين والكعاب جمع كعب وهو العظم
 المكعب الذي يلعب به ودحاهها بسطها ومنه قوله تع ولا رهن بعد ذلك
 دحها والمثل جمع ماثل وهو المنتصب الشاخص (المعنی) اور سر کے
 نیچے بجانے تکیہ رکھتا ہوں ایسی کشتی کہ جو بے گوشت ہے گویا کہ ٹڈیاں اوسکی
 مکعب گڈیاں ہیں کہ جنکو پھیلایا ہے کسی کھیلنے والے نے پس وہ قائم ہیں اور
 کا عطف ہے الف پر اور حاصل معنی یہ ہے کہ جفاکش اتنا ہوں کہ تکیہ کی بھی
 پروا نہیں کرتا اپنے لاغر ماتھے کو جس کا گوشت گھل گیا ہے سر کے نیچے بجا سے

تک کہ رکھ دینا ہوں کہ اوس میں بڑیاں ایسی ہیں جیسے کثیر ان کسی بازی کرک
جنگ اوس کے زمین پر پھیل پاتے اور وہ قائم ہیں۔

كَانَ يَنْتَشِرُ الشَّقَرُ فِي أُمِّ تَمَّارٍ لَمَّا اُعْتَبَلَتْ بِالشَّقَرِ قَبْلَ اَطْوَا

۴۶

اللقط، تمنتش نکرہ وختن و الشقوی یرید بہ نفسہ ولا یعدلہ من
الشقار و هو الخفیف و سنی بذلک الحنفہ سیر و غادہ شاعر حداد ولا یلحقہ
الخیول و مہر المثل اعدی من الشقوی و قیل ہو ماخوذ من قولہ
اذن متارۃ اذا کثر شمر ہا دسی بذلک کثرة شمرہ و قال الزنجری
هو العظیۃ الشنتین و نقل البردسین الی العباس الشقوی البہیر
الضخم و سنی بہ لعظہ حیر و ام قسطل احسب سیدت بذلک لان احسب
نیر القسطل ای العباد و قولہ فلذلک المنبت الیہ و لا یقتبط المسرۃ
المعنی پس اگر نگین ہوتا ہے شقوی کے فراق سے جنگار تو اوس کا
خوش ہونا شقوی کے سبب سے قیل بن طولانی ہے ایسے اب اگر میں پیری
یا صنعت کی وجہ سے جنگ میں نہیں جاتا اور جنگ میرے نہ ہونے سے غوم ہوتا
ہے ایسے کہ اوس کا من کوئی اور نہیں کرتا کوئی رنج کی بات نہیں ہے ایسے
قبل بہت زمانہ ایسا گذرا ہے کہ میں اوس میں کار نمایان کر چکا ہوں اور وہ
میرے کارناموں سے خوش ہو چکی ہے۔

طیار اید جنایات دیا سرن کسہ شقیرہ کثیرہ کثیرہ اجسہ اول

۴۷

اللقۃ الطرید المطرودای ما طردت من صید او غیرہ و الجناۃ
 جمع الجناۃ وہی الجرنیۃ و ما یفعلہ الانسان من الظلم والجور و یتاثر بہ
 ای تقامر و اتقا سمن و البقیرۃ اللحم و حتم قضی و قدر و اول مسبب
 علی الصنۃ للقطع عن الاضافۃ و التقدید لا یباحقہ اول شیء
 (المعنی) وہ (شنقری) ایسا شکار ہے جنات یوں کا کہ وہ تقسیم کر لیتے ہیں
 اس کے گوشت کو جسم اس کا جس کے لیے بھی پہلے معین ہو جائے حاصل کلام
 یہ ہے کہ مین ہمیشہ غارت گری کیا کرنا ہوں اور لوگوں کی جناتیں کرتا
 رہتا ہوں تو میرا تمام جسم جناتوں کا حصہ ہے وہ اپنے درمیان میں تقسیم
 کرتی ہیں تو گویا تجھے اعضا میرے جسم میں ہیں اتنی ہی جناتیں مجھے
 متعلق ہیں اب جن جنات کے حصہ میں وہ جسم پہلے آجائے اس کی حصہ چاہے
 تَنَامُ اِذَا مَا نَامَ یَقْطَعُ عَنَّا حِثًّا نَا اِلٰی مُسْتَكْرَۃً تَنَفَّلُ
 و فی نسخۃ اخری اسراع الی مکروہا تَنَفَّلُ (اللقۃ) تنام اسنادۃ الی
 الجناۃ و غیرہ ناعن مستحقہا و اختناث بمعنی التسرع و تنفّل
 تسرع (المعنی) سو جاتے ہیں وہ لوگ جس کے جرم اس نے کیے ہیں جب
 وہ سو جاتا ہے اس حالت میں کہ اوکلی آنکھیں بندارہتی ہیں اور وہ
 سر رچ ہوتے ہیں اس کے رنج رسائی کی جانب اور تیزی کرتے ہیں
 مقصود یہ ہے کہ مین نے بہت غارت گری کی ہے اور جرم لوگوں کے
 کیے ہیں لہذا میرے مخالفین بہت زیادہ ہیں یہاں تک کہ جب میں

غافل ہونا ہوں اور وہ بھی سوتے ہیں اور سوت بھرا دیکھتے ضرور پوچھا
اور فریب کر نیکا و مسیان رہتا ہے اور اسی کہ نابیر سوچا کرتے ہیں اور مجھ کو
مکروہ پوچھا نیکی فکر میں کرتے رہتے ہیں۔

وَإِلَّا تَهْتَدُوا لَنَافِلًا تَعُودُ ۖ عِيَادًا كَعِيَادِ الْوَلَدِ بِلَا هَيِّ أَثَقُلُ
ویرودی اور (اللغة) آلافت المستانس والعود والعیاد زیارت
المريض وحتی الدج التي تلتذ یوما وتمدع یومین ثم تجبئی فی البیم
الرابع وہی اصعب الحمی (المعنی) اور (شفقزی) مانوس ہے غم و رنج
سے کہ ہمیشہ وہ غموم اور سکی عبادت کرتے رہتے ہیں مثل چوتھی دن کی
باری سے آنے والے بخار کے بلکہ یہ اس سے بھی زار سنگین ہیں یعنی
حبط رح یہ تپ بار بار آتی ہے اور پچھلے چھوڑتی ایسی طرح غموم
میرا ساتھ نہیں چھوڑے حتیٰ کہ گویا مجھ کو ان سے محبت ہو گئی ہے اور
میں اور نکال الیف ہو گیا ہوں

إِذَا وَرَدَتْ أَصْدَرُهَا فَهَافَهَا ۖ تَتَوَبُّ فَنَتَانِي مِنْ مَحِيَّتٍ وَمِنْ عِلٍّ
(اللغة) و ردت بمعنی حضرت واصلہ فی المشرعة والاصداد
الرد وتوب ای ترجع ومنه قوله تعالى الذين آمنوا وعملوا الصالحات
طوبی لهم وحسن مآب ای مرجع ویروی توب ایضا بمعنی ترجع
ومنه تاب الیه عقله ای رجع و فی نسخة ثالثة تتوب ایضا بمعناها
و من قوله تعالى جعلنا البيت مثابة للناس ای مرجعنا ومنه التوب

۴۹

۵۰

لانہ يرجع الى المطيع وتحت تصغير تحت وانته من عل بكسر اللام و
ضمها ومن علا ومن حال كلها اى من فوق (المعنى) جب آتے ہیں وہ
مغموم تو ہیں اور ٹکوپٹا ناہوں بھروہ پلٹ آتے ہیں پس آجاتے ہیں نیچے سے
اور اوپر سے حاصل یہ ہے کہ لاکھ میں ہٹاتا ہوں رنج و غم کو مگر وہ غموم
بھگو چاروں طرف سے گھیر لیتے ہیں اور نیچے اوپر سے مجھ پر چھا جاتے ہیں۔
اور تخت کی تصغیر یعنی کچھ نیچے سے میرے اس کا فائدہ یہ ہے کہ وہ میرے
غریب ہی رہتے ہیں میں اور ٹکوپٹا ناہوں تو وہ زیادہ دور نہیں ہوتے
کچھ ہٹ جاتے ہیں۔

۵۱ وَأَمَّا تَرْتِي كَأَنَّهُ الرُّمْلُ مَاحِيًا عَلَى رَقَّةٍ آخْفَ وَلَا أَتَّعَلُّ
۵۲ فَإِنَّ لَكُمُ الصَّيْرَ اجْتَابَ بَكَ لَا عَلَى مِثْلِ قَلْبِ السَّمْعِ وَالْحَنَمِ أَعْلَى
(اللفظ) فاما ما زائد (المعنى) ان ترفنى و آتية الرمل الطيبة والبقرة
وسميتا بها لانها مالا تكونان الا في سهل الارض وقال بعض الحماسة
وقيل الوحشيت والصاحي البار للشمس وعلى رقة اى حال هنال وخفى
امشے بغیر حقت ولا فعل ولا اتعل اى لا البس الثعل واما ذكر الثاني على
سبيل التوكيد والمعنى واحد فالو لہنا بمعنی الصاحب اى انا صاحب
الصیر او بمعنی الاول اى اولی بالصیر کما فی قوله نعم مولا کما النار
والصیر حیس النفس عن الجوع و اجتابک الینس من اجتاب
القميص لبسه والبر الثياب والصلاح ومنه البراز والسمع

بآكثر ان الذئب من الضبع ويزعمون انه لا يموت حتف انفة كالحمية
 وفي عدوه اسرع من العيود وثبتة تزيد على ثلثين ذراعاً وفي المثل
 اسمع من سمع واما ولد الضبع من الذئب فهو الشبادة وانفسل
 لا احتذى (المعنى) پس اگر تو چو کدو کشتی ہے مثل جیٹلیون کے یا سانہون
 کی طرح اسے کہ خوب بین برہنہ اور لاغر شک پیر ہوں اور نعل پہنے ہوئے نہیں
 ہوں تو (کوئی عیب نہیں ہے اس لیے کہ) میں صبر کرتے والا ہوں کہ پہننا ہوں
 لباس صبر کا ایسے دل پر جو صبح کے دل کا سا ہے اور ہوشیاری و احتیاط
 کی نعل پہنتا ہوں۔ حاصل یہ ہے کہ موافق عادات عرب کے اپنی زد و جد سے
 خطاب کر کے کہتا ہے کہ تو مجھے اب اس فقر و احتیاج کی حالت میں اگر
 دیکھ رہی ہے کہ میرے پاس سایہ بن ٹھہرنے کے لیے جگہ تک نہیں اور
 لباس بھی نہیں و خوب بین پیرتا ہوں لاغری کے ساتھ ساتھ پیادہ یا بغیر
 نعل کے تنگے پائون تو اس میں کوئی عیب نہیں اس لیے کہ اس لباس ظاہری کے
 بدلے میں صبر کا لباس زیب بدن کیے ہوں اور اس نعل کے بدلے حزم
 و ہوشیاری کی نعل میرے پائون میں ہے یعنی سب طرح کے نعل انسان کو رہتے
 کے کانٹوں اور گتہ یزوں سے بچانی ہوتی منزل مقصود تک پہنچا دیتی ہو
 اسی طرح ہوشیاری و احتیاط کا یہ فائدہ ہوتا ہے کہ انسان مفرقوں سے
 و نقصانوں سے محفوظ اپنے مقصود کو حاصل کر لیتا ہے لہذا بھیکو اس
 لباس و نعل کو وجہ سے لباس و نعل ظاہری کی پرواہ نہیں رہی ہے۔

۵۳

وَأَعْلِمُ أَحْيَانًا وَأَغْنَىٰ وَإِيَّامًا يَبَالُ الْفَيْءُ ذُو الْبَعْدِ الْمُبْتَدِلُ
 (اللفظ) اعدا ای افتقر والا حیاں جمیع مہین و هو وقت مہم یصلح لجميع
 الا زمان طال او قصر واعتنى من الغنى بالكسر ضد الفقر والبلاء
 بالضم اسم البعد فالمراد به البعد في الحصة وفي نسخة البقية بمعنى
 الطلب والمبتدل الذي لا يصون نفسه (المعنى) اور کبھی میں فقیر ہوتا
 ہوں اور کبھی غنی ہوتا ہوں اور میں تو نگری اوسی شخص کو ملتی ہے جو بے حد
 بہت ہو اور اپنے رکھ رکھاؤ کی اوسی پرواہ نہ ہو۔ حاصل یہ ہے کہ میں
 کبھی فقر و فاقہ میں بسر کرتا ہوں اور کبھی مالدار ہو جاتا ہوں اور میرا فقیر
 ہونا اور مالدار ہونا عجیب نہیں ہے اس لیے کہ مال وہ شخص پاتا ہے جو بے حد
 بہت ہو اور اسکے ساتھ ساتھ عار سے اپنی حفاظت نہ کرے بلکہ جو طریقہ
 تحصیل معاش کا ہو اسے اختیار کر لے اور میں عار سے بچتا ہوں
 لہذا مال مجھے نہیں ملتا۔

۵۴

فَلَا حِزْمٌ مِّنْ حَلَةٍ مُّتَكَشِّفَةٍ وَلَا مَرَجٌ مِّنْ الْغِنَىٰ الْخَبِيلِ
 (اللفظ) الحزم کا لکھنؤ الذي لا يكون ضابطاً والحلة الحاجه وفي لفظ الحلة
 تدعو الى السكته ای الى السرقة والمتكشفت الذي يظهر فقره والمرج
 مثله الفرج والنشاط والخيل ای التکبر (المعنى) پس نہ میں جزع و
 فرج کرنے والا ہوں فقر سے کہ میرا فقر و فاقہ ظاہر ہو جائے اور نہ زیادہ
 خوش ہونے والا ہوں ثروت کے وقت کہ تکبر کروں جس وقت میں کہ نہ

اپنے زمانہ کی دو قسمیں کر چکا کہ کبھی میں غنی ہوتا ہوں اور کبھی فقیر ہوتا ہوں
 تو اب ہر حالت میں اپنی کیفیت کو بیان کرتا ہے کہ جب میں فقیر ہوتا ہوں
 تو نالہ و زاری نہیں کرتا کہ میرا حال سب پر کھل جائے بلکہ میرے کام لیتا
 ہوں اور جب مالدار اور غنی ہوتا ہوں تو اکثر مائین اور غرور و تکبر سے کام
 نہیں لیتا یعنی میں بردبار اور صاحب وقار ہوں نہ فقر کے وقت فریاد
 کرتا ہوں اور نہ ثروت کے بعد تکبر کرتا ہوں اور اس سے اشعار سے اس
 جانب کہ مصیبت کے وقت انسان کو نالہ و فریاد نہ کرنا چاہیے ایسے کہ اگر
 ایسا کرے گا تو اسکا حال دوسروں کو معلوم ہو جائیگا اور جب انسان حیا
 ثروت ہو تو تکبر اور نشاۃ نہ کیے ایسے کہ اگر ایسا کرے گا تو دوسرے
 بے مالداروں کی خاطر شکنی ہوگی۔

وَلَا تَكْذِبْ ۖ إِنَّكَ أَطْعَامُ خَلْقٍ وَلَا أَرْثَىٰ سَوْدًا يَأْتِيَانِي الْأَعْيُنُ
 (اللغة) نزد ہی مستحق ولا اطعام جمع طمع بمعنی المحرم وفي
 نسخة لا جمال واحد عاجل والحمد بالکسر الا بالجمع احلام
 والاحاديش جمع حديث وهو الخبر ويرى لا قابيل مجموع اقوال جمع
 قول و آمل ای انتم من النملة مثلثة النملة او اکذب من النملة
 کفرجة الکذب يقال فيه غملة ای کذب (المعنی) اور طمع و حرص میری
 بردباری کو دہر کر کے مجھے بے وقامت نہیں کرتی اور نہ میں (کبھی) ایسا
 (عادت والا) دکھائی دیتا ہوں کہ لوگوں کی بات سننے کے بعد اوسمیں

زیادہ کھوج کر دن اور چلیان کھاؤں۔ حاصل پیچہ کہ میں حریص و طامع
 نہیں ہوں کہ طمع میری بردباری و تحمل کو دور کر دے اور میں ایسا نہیں کرتا
 کہ کوئی مجھ سے بات چھپائے نہ خواہ مخواہ میں اس سے سوال کیے جاؤں
 کہ کیا ہوا اور نہ بعد باتوں کے کھائی بھجائی کر تا ہوں اور باعث
 افتخار ہوں اور اس میں تعلیم ہے اس امر کی کہ انسان کو فتنہ و فساد
 کی باتوں کو بھیلانا نہ چاہیے اور تاحی مناسب نہیں ہے۔

۵۶

۵۷

وَلَيْكِلَ كَحْسٍ يَصْطَلِي الْقَوْسَ وَبُهَا وَأُطْعَةُ اللَّائِي يَهْلِي تَنْبَلْ
 اَدْعَسْتُ عَلَى غَطِشٍ وَبَغْشٍ وَطَبْخِي سَعَادٌ وَإِرِيدُ وَبُحْرٌ وَأَفْكَلْ
 (اللغة) آلاؤ وادرب و الشحر الريح الباردة و يصطلي اي يقاسي
 حر النار و شدتها و الا قطع جمع قطع هو سهم قصير عريض النصل
 و يتنبل اي يرمى بها و دعست بمعنى طعنت و الغطش الظلام
 و منه قوله ثم اغطش ليلها و اخرج ضحكها و البغش المطر الضعيف
 و هو فون الطش و السعد شدة الجوع و الامر زيز بالکسر يرد
 صفار كالثلج و الوجرا خوف و افکل کا حد الرعدة (المعنى)
 اور بہت سرور میں ہیں ایسی کہ نہ پتا ہے کہاں سے اوسکا مالک
 اور اپنے اون تیروں سے جنگو وہ وقت جنگ پھینکتا ہے غارتگری
 کی نیے باوجود تاریکی کے اور ہلکی ہلکی بارش کے ایسی حالت میں کہ
 میرے ساتھیوں کے قائم مقام بھوک بھئی اور اوسے بھئی اور خوف تھا

اور لرزہ مٹا حاصل یہ ہے کہ بہت سی سخت راتیں میں جنگی خشکی کی بہت
 بخنی کہ کمان والے اپنی کمانوں اور تیروں سے تاپ تاپ کے سردی
 کو دور کرتے تھے اتنی سخت و سرد راتوں میں بے دشمنوں پر غارت گری
 کی ہے باوجودیکہ موانع بھی موجود تھے تاریکی تھی اور بلکی سی بارش بھی
 ہر ہی تھی اور میں تنہا بھی تھا کوئی ساتھی نہ تھا سواے بھوک کے
 اور چھوٹے چھوٹے اولوں کے اور خوف کے اور اس لرزہ کے جو جسم
 میں بسبب سردی یا ڈر کے تقابلیں یہی چار میرے ساتھی تھے۔ کمان
 تاپنے سے انتہاء شدت کا اظہار ہے کہ اتنی شدت مرا کی ہے کہ تیر
 کمان ایسی عزیز چیز تاپنے میں صرف کی جاتی ہے اس سے بڑھ کے
 شدت سردی کی عرب کے نزدیک نہیں ہوسکتی۔

فَاتَمَّتْ يَسْتَوَانَا وَانْمَتَّتْ إِلَهُةٌ وَوَعْدَتْ لِمَا أَبْدَأْتُ وَالْكَرْبُ الْبَدِ
 (اللفظ) ایتہ ای جعالت ایاہی وھی جمع ایم کہ کیس میں کہ زوج
 لیا بکوا او ثبیا ومنہ قولہ تم انکو الا یاہی منکم الایۃ وایفیت
 ای تو کہتم ایتاما و الہۃ جمع ولد و وعدت ای رجعت وابدأت
 بمعنی ابتدأت وکما ابدأت صیغۃ المصلدین محذوف و ما مصلد
 و التقدییر مع المعنی عدت عوط کا بدائی و لیل الیل طویل شدید
 اور شدت لیاالی الشہر ظلیۃ الالیۃ الثلثین و قیل نایت الظلمۃ
 مستحکم اقبال لھا و لھا و شہر شہر و دھرا دھرا اذ اکمل

المعنی) پس بیہ ہوا کر دیا کچھ عورتوں کو اور بتیم کر دیا کچھ بچوں کو اور بٹا میں
 اُسی شان سے جس طرح تہذیب تھی ایسی حالت میں کہ رات بہت تاریک تھی یعنی
 جب میں نے اُس رات میں غارت گری کی تو بہت سے لوگوں کو قتل کر کے
 اونکی زوجہ کو بیوہ بنا دیا اور بہت سے شخصوں کو مار کے اونکے بچوں کو یتیم
 کر دیا اور پھر بٹ آیا اس طرح کہ پلٹنے کی حالت میں میں دیباہی صحیح و
 سالم تھا جیسا وقت شروع جنگ تھا اور رات کی تاریکی اپنی شدت و
 سختی پر باقی تھی۔

۵۹ وَأَصْبَحَ عِثِّي بِالْغَمِيصَاءِ جَالِسًا قَرِيقًا مَسْئُولًا وَاخْرُسِيًّا
 (اللفظ) الغميصاء موضع بنجد والجالس من ان الجالس وہی بنجد يقال جلس
 اذا انى المجلس ای بنجد اما يقال اتهم اذا انى نهامة (المعنی) اور صبح کی تمام
 غميصاء پر بنجد میں ٹھہرے ہوئے دو گروہوں نے کرایک سے سوال کیا جاز رہا تھا
 میرے سعلق اور دوسرا سوال کر رہا تھا۔ حال یہ ہے کہ رات کو جو میں نے
 غارت گری کی اور صبح ہوئی تو اوسکے چرچے ہونے لگے مقام غميصاء میں کہ جو
 بنجد میں ہے کچھ لوگ میرے حالات پوچھ رہے تھے اور کچھ لوگ بتا رہے تھے
 ۶۰ فَقَالُوا الْقَدْ هَرَّتْ بِلَيْلٍ كَلَّا بِنَا فَقُلْنَا اَذِثُّبُ عَسَّ اَمْ عَسَّ فَرَعَلْ
 (اللفظ) هَرَّتْ اى صوتت وعَسَّ طاف بالليل ومنه يسمى الذئب عسوسا
 وعسنا سا وفرعل بالضم ولد الغميص جمع فرعل وفي المثل اغزل من فعل

(المعنی) پس کہا اوں لوگوں نے کہ چنچے تھے شب کو ہمارے کتے تو ہم نے کہا کہ آیا کوئی بھیڑ یا آیا ہے یا کوئی بچہ آ گیا ہے۔ شاعر تصویر کھینچتا ہے اُن لوگوں کی تحیر اور تعجب امیر مکالمہ کی کہ دو لوگ آپس میں یہ چرچا کر رہے تھے کہ شب کو ہمارے کتے چنچے تھے تو ہم نے کہا کہ انکے چلانے اور شور کرینکا سبب کیا ہے کیا کوئی بھیڑ یا رات کے وقت گھر کے گرد بھڑا رہا ہے یا کوئی بچہ آ گیا ہے اسوجہ سے یہ بھونک رہے ہیں۔

۶۱ قُلْنَا قَاطَاةٌ رَّيْعٌ امْرُؤٌ اَجَلٌ قُلْنَا يَكُ الْاَنْبَاءُ ثُمَّ هَوَمَتْ

(اللغة) النبأ الصوت الخف وقومت ای نامت بعد البناح و سماع افزع و الاجدل الصقر (المعنی) پس کچھ نہ تھا مگر ایک چھوٹی سی آواز کوئی بھیڑ وہ خاموش ہو گئی تو ہم نے کہا کہ کوئی قطا ڈرایا گیا ہے یا کوئی شکر ڈرایا گیا حاصل کلام یہ ہے کہ شب کے واقعہ کا اظہار وہ لوگ کر رہے ہیں کہ پس ایک پست آواز دور سے آئی اور بھیڑ خاموش ہو گئی تو ہم نے کہا کہ کیا کسی نے آشیانوں میں چکوروں کو ستا دیا ہے جس سے کتے بھونکے ہیں یا شکرے پریشان کیے گئے ہیں۔

۶۲ كَانَ يَكُ مِنْ جِنِّ لَا يَبْعُ طَارِقًا فَإِنْ يَكُ انْسَامًا كَالْاَنْسِ يُفْعَلُ

(اللغة) البراح الشدة و الطارق الاتی باللیل و ما کھا بمعنی ما کھا هذا و فعل المراد بالجن البدوی و بالانس الحضری (المعنی) پس اگر وہ (آشیانوں)

جنات سے تھا (یعنی بدوی تھا) تو سخت ترین آنے والا تھا اور اگر انسان
 (یعنی شہری شخص) تھا تو شہری لوگ تو ایسا کرتے نہیں۔ حاصل معنی یہ ہے کہ
 پھر اظہار خیالات ہو رہا ہے شب کو آنے والے کے متعلق کہ وہ کوئی صحرائی
 عرب تھا یا شہری شخص تھا اگر صحرائی تھا تو بڑی بلا کا آدمی تھا جس نے
 اتنی سخت و سرد رات میں غارت گری کی اور اگر کوئی شہر والا آدمی تھا تو شہر
 کے لوگ ایسے ہوتے نہیں کہ اتنی سرد شب کو لوٹ کرین اور غارت گری کو آئین
 وَتَوَيَّمُ مِنَ النَّعْتَوِيِّ يَذُوبُ لَوَائِيْهُ اَفَاغِيْرِيْ رَمَضَانَ يَلْتَمَسُ كَمَلًا
 تَصْبِيْتُ كَلْبٍ وَبُحْرِيٍّ وَلَا كَرِيْمٌ دُوْنَهُ وَلَا سَيِّئَرَاهُ اَلَا كَتَمْتُ الْمَرْعِيْلَ
 (اللغة) النعوى کہ کب معروف بطالع بد الجوزاء وطلوعه في شدة البرد امحو ومنه
 قوله نعم انه هو رب النعوى ويذوب لوائيه و لواب الشمس يعني كانه
 يحد من السماء اذا قام قائم الظميرة تراه كشيخ العنكبوت ويروي لعابه
 وها معني واحد و الا فاعني جمع افغى خية خبيثة والرمضاء الاسر ص
 الشديدة الحرارة و التمل التحرك على الفراش اذ لم تستقر عليه من الوجع كانتها
 على ملته والملة الوماد احار و تصبت اي اتمت والكت وقاء كل شئ وسترة
 والجمع اكنان قال الله ع وجعل لكم من الجبال اكنانا و الا تحتي برد من عمل
 البن والمرعيل الممزق (المعني) اور بہت سے دن میں دن دنوں میں
 سے جنہیں شعری طالع ہوتا ہے اور دوپہر کا وقت ہوتا ہے کہ سانسپ اس

دن کے گرم زمین میں تڑپتے ہوئے ہیں اُس دن کی گرمی سننے کے لیے سینے
 اٹھا کر منسوب کر دیا ایسی حالت میں کہ کوئی پردہ نہ تھا اُس کے سامنے اور کوئی حامل نہ تھا
 مگر ایک میری چادر بچھی ہوئی تھی حاصل مکالمہ سلسلہ سیاق سے یہ ہے کہ جب تلخ سرد راتوں
 میں بن نے غارتگری کی ہے اُسی طرح بہت سے گرم دن اس فصل گرما
 میں کے کہ جسمیں شعلہ طالع ہوتا ہے اور یہ دوسرا رہے جو شہتا سے گرمیاں
 نکلتا ہے ایسے وقت کہ دوپہر کا وقت ہو کہ آفتاب سے زمین تک چنگار بان
 نکل رہی ہوں اور سانپوں کی یہ حالت ہو کہ وہ سبب گرمی کے پتی ہوئی
 زمین پر کر وٹیں لے رہے ہوں یا بمعنی کہ گرمی کا اثر فضا ہر ارض سے سرایت
 کر کے باطن تک پہنچا ہو کہ سانپوں کو اپنے مساکن میں چین نہیں آتا
 ایسے گرم دن نماز آفتاب میں بیٹے سفر کے لیے سٹھ اٹھا دیا اور کوئی حامل
 ایسا نہیں کہ میرے چہرے کو نماز سے بچا سکے اور نہ میرے جسم پر کوئی
 روک تھامی سوا سے ایک چادر کے جو بوسیدہ اور خراب حال تھی۔ اکثر گرمی میں
 دوپہر کے وقت مکڑی کے جالے کا تار سا اڑتا ہوا میں دکھائی دیتا ہے
 اوسکو عرب میں لواب الشمس کہتے ہیں اور ذوالان سے مقصود یہ ہے
 کہ وہ تار ایسی گرمی کے وقت میں پگھل کر ہوا میں پراگندہ تھا یعنی بہت
 گرمی کا وقت تھا۔

وَخَانِي إِذَا هَبَّتْ لَهُ الرِّيحُ طَيِّبَتْ : لَبَّائِدٌ عَنْ اعْطَافِهِ مَا نَزَجَلُ

(اللغة) الصافی السایغ وهو صفة لمحذوف ای شعر ضاف عطفاً علی قوله الا تحب
 المرعیل والالباب جمع لبیدة وهو ما تلبد من الشعراى تداخل ولا تبتضع
 ببعض والا عطف الجوانب وتدخل ای تشرح من الترجیل هو تشرح
 الشعر بالمشط او عنده (المعنی) اور (میرے سر کے) بڑے بڑے بال کہ
 جب ہوا چلتی ہے تو اور اڑا دیتی ہے کچھ نکواو کے پہلوؤں سے کہ جنہیں لنگھی نہیں
 کہجائی۔ مقصود یہ ہے کہ میں جب اس شدت گرامین سفر کے لیے
 نکلتا ہوں تو آفتاب سے روکنے والی میری جسم پر کوئی چیز نہیں ہوتی مگر
 ایک بھٹی ہوئی چادر اور میرے سر کے بالوں کا جھنڈ جنہیں لنگھی نہیں کی گئی ہے
 اس لیے کہ مجھے لوٹ اور غارتگری وغیرہ کے بچھے اتنی مہلت نہیں کہ اپنے
 سر کے بالوں میں لنگھی کر لیا کروں تو جب ہوا چلتی ہے گچھے اون بالوں کے
 جو مجتمع ہیں پہلوؤں سے سر کے اڑتے ہیں۔

۶۶ بَعِيدٌ يَمَسُّ الدُّهْنَ وَالْقَلْبَ عَمْدًا لَهُ عَيْسُ عَائِفٍ مِنَ الضِّلِّ مُجَوِّدًا
 (اللغة) آلف تفتیة الرأس من القمل والعيس عیس الوسخ واصل ما
 يتعلق بأذناب الشاؤ والیاہما من الارواث والا یعارف الاعالی اکثر
 والغسل بالكسر ما یغسل به الرأس من خطی ونحوه والمجول الذی اتی
 علیہ حول (المعنی) دور ہے چھونے سے تیل کے اور صفائی سے زمانہ ان
 بالوں کا کہ اوٹین صاف کرنے کی چیزوں کے بدلے خشک میل بہت

بہت جا ہوا ہے جو سال بھر کہہ گیا ہے۔ شاعر اپنی مصروفیت کو تہرب اور
تخصیل غلو رفتی میں دکھاتا ہے کہ ایک عرصہ سے سرین تیل نہیں لگا ہے
اور دوصاف نہیں کیا گیا ہے۔ اور بے مین اور چیزوں کے جسے سرکہ

صاف کیا جائے اوسین سال بھر کا سیل کھٹا ہے
وَشَرَقِي كَبْطَرُ التُّرْسِ قَطْرُ طَفْعَةٍ يَوْمَ مَلَأْتِمْ ظَهْرَهُ لَيْسَ لِيْغُلُ
(اللغة) الترقى الاثر من الواسعة تتصرف فيها الدلج والتوس المحق والتقف

۶۷

اسخلاء من الارض والعاملطان الرجلان (المعنى) اور بہت سے ایسے
جنگل میں مثل پشت سر کے بے آب و گیاہ کی پشت کام میں نہیں لائی
گئی تھی قطع کیا ہے مینے اذکود و پیردن سے اپنے۔ حاصل شعریہ ہے کہ
اکثر بے آب و گیاہ جنگل میں بوش پشت سر کے چٹیل میدان ہوتے ہیں اذکو
اپنے پیردن سے قطع کرنا ہوں کہ سیرے قبل اوس زمین پر لوگ نہیں چلے
ہیں لینے وہ راستہ متعارف نہیں ہے بلکہ مین ہی اس راستہ پر جا رہا ہوں

فَالْحَقُّ أَذْلًا بِأَحْوَاؤِ مَوْفِيَا عَلَى الْفَتَى أَقْبَى مِرَااَ أَوْ امْثِلُ
(اللغة) الترقى المشرق والفتنة بالضم على أجبل واقعي من الاقواء وهوان

۶۸

يلصق الرجل اليقية بالارض وينصب ساقية ويتساند الى ما وراءه و
اقصى الكلي جلس على اسسته وامثل اى انتصب قائما (المعنى) پس
ٹخن کر دیا مینے اول کو اُس میدان کے آخر سے ایسی حالت سے کہ مین چڑھا

ہوا تھا ایک پہاڑی پر کہ از کڑو بیٹھ جاتا تھا کبھی اور کھڑا ہوتا تھا یعنی مینے
پورا وہ جنگل قطع کر لیا اسوقت جب میں ایک پہاڑی پر چڑھا ہوا تھا
اور تھکن کی وجہ سے کبھی بیٹھ جاتا تھا اور کبھی کھڑا ہوتا تھا یا یہ کہ دشمن کی تلاش
میں کبھی بیٹھ کے تاکتا تھا اور کبھی کھڑے ہو کر تاکہ کوئی مجھ کو دیکھ نہ لے۔

۶۹

تَرْوُدُ الْاَوْدَى الصَّخْرَ حَوْلَ الْكَائِنَا عَدَاوِي عَلَيْهِمُ الْمَلَاءُ الْمَذِيلُ
اللفظ تروداى نذہیب و تخی و الا دوى جمع ادویۃ بالضم و انکسر انتی
الوعول فالصم جمع اصم و هى الوحول السود التى یضرب لونها الى
الصفرة و العداوى الایکار و الملاء بالماء جمع ملائۃ الریطة و المذیل
طویل الذیل و هو صفۃ الملاء و تذکیوۃ باعتبار معنی الثوب (المعنی)
آتے جاتے ہیں بزبان کو ہی سیاہ رنگ زردی مائل میرے گرو
کو یا کہ وہ باکرہ عورتیں ہیں جنکے اوپر لپٹے لپٹے دامنوں کی چادریں چھائی
ہے کہ مجھے جنگل میں اتنے دن گزر گئے کہ زبان کو ہی اور جانوروں کو
مجھ سے وحشت ہو جاتی رہی تو سیاہ رنگ کی زردی مائل بکریاں میرے گرو
آتی جاتی ہیں اور سلوم ہوتا ہے کہ یہ نوجوان عورتیں ہیں جو چادریں اوڑھے ہیں
جنکے دامن وسیع ہیں۔

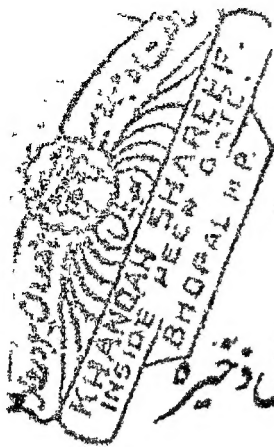
۷۰

وَبَرُّكَذَنْ بِالْاَصَالِ حَوْلَ كَانْتِي مِنَ الْعُصِيَادِ فِي سَبْحِ الْكَيْحِ اعْقَلُ
اللفظ برکہ ن ای پسکن و الاصال جمع اصيل و هو الوقت من العصر

الى الشرب كما في قوله عيسى عليه السلام في حاله بالندود والاصال رجال الاية والاعصم جميع اعصم
 من الوعد ما في ذراعيه اذ في احداهما يابض وسائده اسودا واحمر ولا د في عن الوعد
 ما طال قرنه وثبتي اى يقصد والاكبح عرض الجبل والاعقل المشدود والممنوع
 زالمجنبة اور دن بران کو ہی ٹھہرتے ہیں شام کے وقت میرے ہی گرد گویا کہ میں سینہ
 ہاتھوں کے بران کو ہی میں سے ایک بڑے سینکون والا کبرا ہوں کہ جو قصہ
 کہیے بہاؤ کا اور بندھا ہوا ہو۔ حاصل کلام یہ ہے کہ وہ جانور مجھے مانوس ہو گئے ہیں اور
 میرے ہی گرد و شب کے ٹھہرتے ہیں گویا میں ہی ان میں سے ایک ہوں کہ وہ مجھے سوسش نہیں ہوتے
 وھذا اخرها انتہی الیہ الامریب من شرح قصیدہ الامیۃ العربیہ البحرۃ
 بان یکتب بالذشب والحدیر بان لیمی روح الادیب وانا الاقل
 الراحمی رحمۃ ربی القوی علی نقی النقی عفاہ اللہ وانا کنا بہ
 یوم القیۃ بینناہ وما احسن ما وکف من اناء الطبع الفاتری

تاریخہ

بذلت قصائد الجہد حتی لقد اتی	کعقد اللثالی الغر قد یطبالذہب
فلما ودعت فیہ معان وشیتہ	الذمن الصہباء احل من الضرب
وکائن تری فیہ فواہل حیمۃ	تخال حیما حوتہ ابنۃ العنب
ھلموا ھلوا ایھا الطالبون	مخونک للمعان فی کالروح الادب
فان رمت عام الطبع من بعد طبعہ	فقل ھا ائی شرح للامیۃ العربیہ



علم رجال
اور

کتابت القی من تصور کافی
ان ارضی من تصور لفظی

تاریخی معلومات کا کافی ذخیرہ ہیے

پچاس علمای اسلام کے واقعات زندگی اور مذہبی کارناموں کا تذکرہ
اگر دیکھنا ہو تو عباؑ الانوار کی غیر پیشگی قیمت اگر بھی سے خرید یا بیچنا
ورنہ بہت محسن ہو کہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے۔
نوٹ: جملہ خط و کتابت و ترسیل نہ خود مولف مدظلہ جناب ممتاز
الاماش و ذبذہ الافاضل مولانا الیذا فامدی صاحب قبلہ جو کہ
عقب سچو تحسین لکھنے کے نو پتے سے ہونا چاہیے۔

محمد سعید الجباری کانپور

المش

ناصر حسین عفی عنہ